آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
نور سنت ہے جن کی قسمت میں بد عتیں ان سے دور رہتی ہیں

مسلک اہل السنة والجماعة کا ترجمان

دوماہی کتابی سلسلہ

4

نور سنت

☆ احمد رضا خان کے باغی بریلوی

☆ علامہ فضل حق خیر آبادی اور رضا خانیت

☆ احمد رضا خان حقائق و معلومات کے آئینہ میں

☆ گورداسپور سے لائلپور تک

☆ ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ

☆ بریلوی تنقیدات کا جائزہ

☆ گستاخ کا چہرہ

☆ رضا خانیوں کی درود ابراہیمی سے ناراضگی

انجمن دعوة اهل السنة والجماعة

دوماہی

مجلّہ نورِ سنّت کراچی

مسلک اہل السنّت والجماعت کا ترجمان

شمارہ نمبر 4

انٹرنیٹ پر پڑھیے:
www.nooresunnat.tk

اہل السنۃ کا نمائندہ چینل یوٹیوب پر دیکھیے:
Youtube/rahesunnat

ای میل:

بیاد

فخر ملت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا

امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بطرز

قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

ناشر انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

اداریہ

قول قلندر

تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں گے

بدعتیو! تم دلائل کی جنگ ہار چکے ہو۔۔۔اب مقابلہ کی قوت وطاقت تم میں نہیں رہی۔۔۔ اس لئے اپنے باطل عقیدوں سے باز آجاؤ۔۔۔اور بدعات پر لعنت بھیجو۔۔۔شرک سے اعلان برأت کرلو۔۔۔گستاخیوں سے توبہ کرلو۔۔۔میلاد کی آڑ میں غیر شرعی۔۔۔غیر اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب بند کردو۔۔۔یادرکھو۔۔۔دلائل۔۔۔حقائق۔۔۔کا جواب۔۔۔ گالیوں۔۔۔دشنام طرازیوں سے نہیں ہوا کرتا۔۔۔دھونس۔۔۔دھمکیوں سے حق کو نہیں دبا سکتے ہو۔۔۔''نور سنت'' شمارہ نمبر ۳ خصوصی اشاعت بابت ماہ ربیع الاول نے ایوان بدعت میں کہرام مچادیا۔۔۔لیکن دوسری طرف انصاف پسند۔۔۔غلط فہمیوں میں مبتلا بدعتیوں کی طرف سے۔۔۔اعلان توبہ۔۔۔اور آئیندہ ان بدعات کو نہ کرنے کے پیغامات موصول ہوئے۔۔۔کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، راولپنڈی، کشمیر، بہاولپور، ملتان، ہزارہ، جھنگ، گجرات سمیت ملک کے چھوٹے بڑے غرض ہر علاقے سے عوام وعلماء کی جانب سے خوشی کے پیغامات ملے۔۔۔عوام اور علماء نے خصوصی آراء اور دعاؤں سے نوازا۔۔۔ الحمدللہ ''نور سنت'' ملک کے تمام شہروں، دیہاتوں، قصبوں میں مقبولیت کے بام عروج پر پہنچ چکا ہے۔۔۔نور سنت نے ظلمت بدعت کا بستر گول کردیا ہے۔۔۔قارئین! نور سنت کی ترقی کیلئے دعا گو رہیں۔آخر میں گزارش ہے کہ:

(۱) ادارہ نور سنت کو اپنا لٹریچر ہر ہر فرد تک پہنچانے کیلئے، امانت دار، چست، اور مسلکی خدمات کا درد رکھنے والے کارکنان کی ضرورت ہے۔

(۲) ادارہ نور سنت الحمدللہ ایک لائبریری قائم کرچکا ہے جس کیلئے کتب و رسائل اور دیگر تعاون کی ضرورت ہے۔

(۳) ادارہ نور سنت بہت سی نایاب کتب ورسائل شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تمام اہلسنت اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

احمد رضا خان کے باغی بریلوی

(قسط سوم)

مناظر اسلام مولانا ابو عبداللہ الحنفی

تیجے، ساتویں، چالیسویں

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

''موت میں دعوت نا جائز ہے''۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعات ص ۲۵۲)

احمد رضا خان سے سوال ہوا:

مسئلہ : اکثر بلاد ہندیہ میں رسم ہے کہ میت کے روز وفات سے اس کے اعزاٗ و اقارب و احباب کی عورات اس کے یہاں جمع ہوتی ہیں اس اہتمام کے ساتھ جو شادیوں میں کیا جاتا ہے پھر کچھ دوسرے دن اکثر تیسرے دن واپس آتی ہیں بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت اقامت میں عورات کے کھانے پہننے پان چھالیہ کا اہتمام اصل میت کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ شرعاً جائز ہے؟

تو احمد رضا نے جواب دیا:

الجواب:

سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے جائز یا کیا؟

یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

اولاً یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔

(دعوت میت ص ۱۶ مکتبہ غوثیہ کراچی ،احکام شریعت ص ۳۱۹)

احمد رضا کا یہ فتویٰ ہے کہ یہ رسوم میت ناجائز اور بدعت شنیعہ قبیحہ ہیں۔ لیکن ذرا اپنے دائیں بائیں کے اہل بدعت کو دیکھئے کیا وہ اس رسم کو ادا کر رہے ہیں۔

جی ہاں:

اس رسم کو ادا نہ کرنے والے تو ان کے نزدیک معلوم نہیں وہابی گستاخ اور کیا کیا ہیں۔ احمد رضا کی اتباع کا دم بھرنے والے بریلوی ان قبیح رسموں میں ملوث ہونا باعث عار ہی نہیں سمجھتے۔ اور پھر احمد رضا سے یہ بغاوت کر کے وہ معلوم نہیں کیسے رضا خانی ہیں۔؟

احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے''۔

(احکام شریعت ص ۳۲۰ دعوت میت ص ۔۔ فتاویٰ رضویہ)

دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

''میت کے پہلے یا تیسرے دن یا ہفتہ کے بعد جو کھانے تیار کرائے جاتے ہیں سب مکروہ و ممنوع ہیں''۔

(احکام شریعت ص ۳۲۱)

تیجے کو ضروری سمجھنا بدعت ہے

''شریعت میں ثواب پہنچانا ہے دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن باقی یہ تعین عرفی ہے جب چاہیں کر لیں انہیں دنوں کی گنتی ضرور شرعی جاننا جہالت و بدعت ہے''۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت :ص ۱۵۴)

''اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب تیسرے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی برائی پیدا ہو''۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت :ص ۱۵۱)

قارئین!

چوتھے اور پانچویں دن ایصال ثواب کرنا کہاں باقی رہا۔؟

اب تو صرف تیسرے دن ہی کیا جاتا ہے جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ضرور شرعی سمجھا جا رہا ہے اور پھر یہ تیجہ وغیرہ نہ کرنے والے کو ایک دم وہابی کہہ دینا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ تیجہ کو آج کل ضروری سمجھا جا رہا ہے۔

شرعی اصطلاح ایصال ثواب کے بجائے اب تو تیجہ ہی اصطلاح بن چکی ہے۔

کھانا سامنے رکھ فاتحہ دینا بیکار بات ہے

''وقت فاتحہ کھانے کے قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ بیکار بات ہے مگر اس کے سبب وصول ثواب یا جواز فاتحہ میں کچھ خلل نہیں (الی ان قال)

ہاں اگر کسی شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اسکا محض غلط ہے''۔

(الحجۃ الفاتحہ: ص۲۲، نوری کتب خانہ)

آج کل یہ بیکار کام تو اکثر رضا خانی کرر ہے ہیں۔ رضا خانی مولوی کے سامنے اگر فاتحہ کے وقت کھانا نہ رکھا جائے تو ان کے دل سے دعاء ہی نہیں نکلتی۔ اور اگر کوئی سنی اس بیکار کام کی مخالفت کر دے تو پھر فوراً اس کے خلاف فتویٰ منظر عام پر آ جاتا ہے کہ:

"یہ وھابی ھے"۔

جالی شریف کو بوسہ دینا بے ادبی ہے

احمد رضا کا فتویٰ دیکھیں:

''خبردار جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کیونکہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ''۔

(انوار البشارہ فی مسائل الحج والزیارۃ: ص ۲۹، بہار شریعت: ص۱۴۲)

محمد نبی کریم ﷺ (فداہ ابی وامّی) کے مزار انور پر زیارت کے وقت ہاتھ لگانے سے بچنے کا حکم ملاحظہ فرمائیے۔ اور بوسہ دینے سے روکنے کا فتویٰ دیکھیئے اور پھر آج کل کے مزارات پر ہونے والی حرکات کو دیکھئے۔ کس طرح سجدے ہو رہے ہیں، کیسی چوما چاٹی ہو رہی ہے۔

احمد رضا خان کے فتوے کے خلاف کیسی عملی بغاوت ہے۔؟

اور اگر کوئی ان حرکات سے منع کر دے تو فوراً اس پر وہابیت کا فتویٰ جڑ دیا جاتا ہے۔

جمعیت علماء پاکستان کے شاہ نورانی میاں جو بریلوی مسلک سے متعلق تھے اور رضا خانی مسلک کے عالم تھے، لیکن جب انہوں نے ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ جہاں تک مزاروں پر سجدہ کرنے سر جھکانے اور چومنے کا تعلق ہے بالکل حرام ہے۔

تو بریلوی مشنری کی جانب سے فوراً بیک آواز نعرہ بلند ہوا۔

نورانی میاں تو وہابی ہو گئے

آخر مسئلہ شرعیہ کے اظہار پر رضا خانیوں کی طرف سے وہابیت کے فتوے کی وجوہ کس بنیاد پر ہیں۔؟ اور اگر علماء اہلسنت دیوبند کے خلاف مسائل شرعیہ کے بیان پر انھیں وہابی، وہابی کہا جاتا ہے تو یہ کہاں مناسب ہے۔؟

احمد رضا خان کا فتویٰ ہے کہ:

"قبروں کو بوسہ نہ دینا چاہیے"۔

(فتاویٰ رضویہ :۱۹۳ جلد:۴)

لیکن آج کل کے رضا خانی پارٹی کی یہ دگرگوں حالت بھی دیکھیے کہ وہ احمد رضا کے ان فتووں کی کھلے بندوں مخالفت کر رہے ہیں۔

قوالی حرام ہے

احمد رضا خان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ مزامیر کے ساتھ قوالی کا حکم پوچھا گیا تو جواب دیا:

"الجواب :

ایسی قوالی حرام ہے حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالیوں پر سے گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنیوالے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا ان کے لیے گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انھیں سنایا۔ اگر وہ سامان نہ کرتا یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے اسے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے اس گناہ کا باعث عرس کرنے والا ہوا وہ نہ کرتا نہ بلاتا تو یہ کیونکر آتے، بجاتے۔ لہٰذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا"۔

(احکام شریعت :ص ۷۸)

اس مسئلہ کی کیسی کھلی بغاوت ہورہی ہے۔کون سے مزاراس حرام کام سے محفوظ ہیں، ہرایک پر داڑھی منڈے بے دین شرابی چرسی قوال آکراس طرح کی قوالیاں گا کراپنی اور پیران طریقت کی جیبیں نذرانوں سے بھر رہے ہیں اور پھر یہ سب کام اولیاء کے عرس کے نام سے ہورہا ہے ان قوالیوں پر جھومنے والے مجذوب کہلا رہے ہیں اور پہنچی ہوئی سرکار کا لقب پا رہے ہیں۔گدی نشین اپنی جیبیں اوراپنے پیٹ ان قوالیوں سے بھر رہے ہیں۔

بے دین قوالوں کے اس قبیح عمل کو جائز ثابت کرنے کی کوشش کرنے والے رضاخانی بتائیں یہ احمد رضا کے مسئلے سے کھلی بغاوت نہیں ہے۔اور واضح انحراف نہیں ہے۔؟

یا محمد کہہ کر پکارنا حرام ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

"نام اقدس لے کر نداء حرام ہے"۔

(حیات اعلیٰ حضرت: ص ۳۵۰ ج ۱)

"یا محمد کہہ کر پکارنے کو منع کیا گیا"۔

(تفسیر الحسنات: ص ۹۶ جلد ۲)

بریلوی مفتی احمد یار گجراتی کا فتویٰ ہے کہ:

"ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد۔۔۔۔۔۔۔۔ کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے"۔

(جاء الحق ص ۱۴۳)

احمد رضا خان اور اکابرین رضا خانیت یا محمد کی ندا کو حرام اور ممنوع قرار دے رہے ہیں لیکن دوسری جانب مفتی احمد یار گجراتی بریلوی کے صاحبزادہ صاحب اس یا محمد کو بریلویوں کی شناخت قرار دے رہے ہیں۔ تفسیر نعیمی ص ۶۵۱ ج ۱۶

یہ حرام کام رضاخانیوں کی شناخت بن گیا ہے۔

موجودہ دور کے کونسے بریلوی ہیں جن کی دوکانوں پر یا زبانوں پر "یا محمد" کا نعرہ نہیں۔؟ بلکہ خود علماء رضا خانیت بھی یہی تعلیم دیتے ہیں کہ یا محمد اپنی دکانوں پر لکھا کرو تاکہ یہ حرام کام کہیں ہم بریلوی حضرات سے رہ نہ جائے بھلا اس کے رہ جانے سے ہم بریلوی کیسے رہیں گے۔

اگر کوئی اہلسنت اس مسئلہ پر کچھ کہتا ہے تو دھڑ سے فتویٰ لگ جاتا ہے کہ تم ''نبی کو نہیں مانتے'' لیکن احمد رضا خان اور رضا خانی علماء کے فتویٰ کس واضح انداز میں موجود ہیں اور دوسری طرف رضا خانی حضرات کا عمل دیکھئے کہ اس یا محمد کو اپنی شناخت بنایا ہوا ہے۔

اور یہ صرف دین رضوی سے بغاوت ہی نہیں بلکہ اس حرام کام کا ارتکاب بھی ہے جس کے متعلق احمد رضا کا فتویٰ بیان ہو چکا ہے۔

مخلوق کو عالم الغیب کہنا

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے''۔

(الامن والعلیٰ: ص ۱۷۰، شبیر برادرز لاہور)

احمد رضا خان کا یہ واضح فتوی ہے کہ مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے۔ اور المیزان احمد رضا نمبر ص ۱۴۹ پر اس کو حرام و ناجائز لکھا ہے۔ لیکن اس وقت بریلوی رضا خانیوں کا عمل دیکھیئے وہ اس لفظ کا اطلاق مخلوقات پر کرتے ہیں۔

سعید اسعد کی تقریریں ص ۳۳۵ پر عنوان باندھا ہے:

''حضور عالم الغیب''

لیکن احمد رضا خان کے فتوے کی مخالفت کے باوجود یہ حضرات خود کو بریلوی کہتے ہیں۔

علماء اہلسنت سے بغض و عناد کی رو میں بہہ کر اس مکروہ حرام کام کا ارتکاب کس ڈھٹائی سے کیا جا رہا ہے۔

(جاری ہے۔۔)

ثروت اعجاز قادری بریلوی فتووں کی زد میں

۲۲ فروری ۲۰۱۲ کے روزنامہ ''ایکسپریس کراچی'' اخبار میں ثروت اعجاز قادری صاحب کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے مسٹر جناح کو ''قائد اعظم محمد علی جناح'' کہا مگر دوسری طرف احمد رضا خان کے پیر و مرشد گھرانے شاہ آل رسول محمد میاں برکاتی کا فتوی ہے کہ ''مسٹر جناح کو قائد اعظم کہنا حرام اور قرآن کی مخالفت ہے کیا کوئی جہنم کے کتے کو قائد اعظم کہے گا؟''

(مسلم لیگ کی زریں بخیہ دری: ص ۴۳، ناشر دفتر جماعت اہلسنت اڑیسہ)

بریلوی بتانا پسند کریں گے کہ محمد میاں برکاتی کے فتوے کی رو سے ثروت قادری کیا ٹھہرے؟؟؟

علامہ فضل حق خیرآبادی اور رضاخانیت

فاتح بریلویت علامہ کاشف رضا قادری صاحب

برادران اہل السنّت والجماعت!

عرصہ دراز سے یہ سنتے سنتے ہم تھک گئے ہیں کہ بریلوی نیا فرقہ نہیں بلکہ فضل حق خیرآبادی کے نظریات کا ہی امین ہے مگر ہم نے جب ان کی کتب کو پڑھا تو ان کا یہ دعویٰ سر سے پاؤں تک جھوٹ کا پلندہ نظر آیا جس وجہ سے ہم یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ان بریلویوں کا علامہ سے بھی تعلق نہیں اور نہ ہی ان کے عقائد و نظریات کو بریلوی تسلیم کرتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ رضا خانی حضرات کا یہ کہنا جھوٹ ہے اور یہ نیا اور جدید فرقہ ہے، جو یقیناً ۷۲ فرقوں میں سے جو **کلھم فی النار** کے مصداق ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

(۱) علامہ لکھتے ہیں:

"نظیر اس لئے محال ہے کہ آپ کا خاتم النبین ہونا اللہ تعالیٰ کے خبر دینے سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کی خبر میں کذب ممتنع بالغیر ہے اور ممتنع بالغیر ہونا امکان ذاتی کے منافی نہیں ہے"۔

(شفاعت مصطفیٰ ص ۲۵۶)

یعنی کذب اللہ کی خبر میں ممکن بالذات اور ممتنع بالغیر ہے جبکہ عبدالحکیم شرف قادری بریلوی لکھتا ہے کہ:

"یہ صحیح نہیں ہے تفصیل کیلئے دیکھئے سبحان السبوح از امام احمد رضا بریلوی"

(حاشیہ شفاعت مصطفےٰ ص ۲۵۶)

بریلویوں کے اصول کی روشنی میں اس تحریر کی وجہ سے علامہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا۔

(۲) بریلوی لکھتے ہیں:

"نظیر کو محال نہ مانا بلکہ ممکن مانا تو آپ ختم نبوت کے منکر اور کذب الہیہ کے قائل

ٹھہرے اور یہ بھی کفر"۔

(دیوبندیوں سے لاجواب سوالات ص۱۰۵۲)

اب ظاہر ہے ختم نبوت کا منکر ایسا کافر ہے جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ٹھہرے۔اب آیئے علامہ کی طرف، علامہ کا ایک دوست مفتی صدرالدین آزردہ ہے ان کا نظریہ یہ تھا جسکو بریلوی عالم اسید الحق نے لکھا ہے کہ مفتی آزردہ نے امکان نظیر کے مسئلہ میں شاہ اسماعیل سے اتفاق کرتے ہوئے علامہ کی رائے سے اختلاف کیا۔

(خیرآبادیات ص۱۳۱)

اب آپ بتایئے کہ بریلوی فتوے کی روشنی میں مفتی صاحب ختم نبوت کے منکر اور کذب الہیہ کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر ہوئے یا نہیں؟ اور علامہ کا ان سے دوستانہ رہا یا نہیں؟۔

محترمہ سلمہ صاحبہ لکھتی ہیں

"علماء وقت مفتی صدرالدین آزردہ مولانا رشیدالدین خان دھلوی مولانا فضل رسول بدایونی، مولانا محمد حسن خان صدرالصدور بریلوی وغیرہ سے ان کے خصوصی تعلقات ہیں"۔

(علامہ محمد فضل حق خیرآبادی ص۱۰۵)

یہ یاد رہے کہ یہ کتاب شرف قادری اور محمود برکاتی کے خصوصی تعاون سے لکھی گئی ہے،

(ایضاً ص ۲۴)

اب بتایئے کہ وہ فتوی علامہ فضل حق کے سر لگا یا نہیں؟۔ہم بریلوی کو چیلنج کرتے ہیں کہ کہیں اگر علامہ نے مفتی صاحب کی تکفیر کی ہو تو پیش کریں ورنہ ہم یہ کہیں گے علامہ کو بریلوی حضرات نے کافر مانا ہے۔

(۳) فاضل بریلوی نے شاہ اسماعیل شہیدؒ کو کافر نہیں کہا اور کافر کہنے سے روکا بھی ہے جیسا کہ ان کی کتابوں "الکوکبۃ الشھابیہ"، "ملفوظات"، "تمہید ایمان" سے واضح ہے جبکہ بریلوی ادھر سے یہ بھی کہتے ہیں علامہ نے شاہ صاحب کے متعلق کہا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے تو کافر ہے۔

(شفاعت مصطفےٰ ص ۲۴۷)

جب ہم رضا خانیوں سے کہتے ہیں کہ اس فتوے کی زد میں احمد رضا خان آیا تو وہ کہتے ہیں چونکہ شاہ اسماعیل شہید کے کلام میں لزوم کفر تھا التزام کفر نہیں تھا اس لیئے کافر نہیں کہا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ محض لزوم کفر سے علامہ نے تکفیر کیوں کی؟

اور دوسری بات یہ ہے بریلوی مفتی اسید الحق قادری کہتا ہے علامہ نے شاہ صاحب کے اوپر جو حکم کفر عائد کیا وہ بھی معمولی نوعیت کا نہیں بلکہ اس حکم تکفیر کو اصطلاح میں "تکفیر کلامی" کہتے ہیں۔ تکفیر کلامی اس وقت تک نہیں کی جاتی جب تک قائل کفر کا التزام نہ کر لے۔

(خیر آبادیات ص ۱۴۷)

اس بات سے خیر آبادی بچتا ہے تو رضا خان کافر ہے اور رضا خان سچا ہے تو علامہ گیا۔

(۴) شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تکفیر سے رجوع:

"مفتی عنایت احمد کاکوری فرماتے تھے کہ مولوی فضل حق صاحب بہت نادم تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی ہے کہ میں نے مولوی اسماعیل صاحب کی مخالفت کی وہ بے شک حق پر تھے اور میں غلطی پر تھا۔ مجھ پر جو یہ مصیبت پڑی یہ میرے انہیں اعمال کی سزا ہے میری مولوی اسماعیل سے دوستی تھی۔۔" الخ

(خیر آبادیات ص ۱۴۶)

اب شاہ صاحبؒ کی صفائی ہوگئی مگر بریلوی اصولوں سے احمد رضا یا فضل حق پھنس جاتا ہے اور مزید یہ بھی یاد رہے کہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے متعلق بریلویوں کی آج کل یہ رائے ہے۔ ان کو کافر مان لو تو جھگڑا ہی ختم ہوسکتا ہے۔ (عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ)۔

(۵) مولوی اسید الحق قادری لکھتے ہیں

"علامہ فضل حق خیر آبادی بالوں میں خضاب لگایا کرتے تھے"۔

(خیر آبادیات ص ۲۴۷)

جبکہ فاضل بریلوی نے لکھا ہے احادیث نقل کر کے:

(۱) جو سیاہ خضاب لگائے وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا

(۲) اللہ تعالیٰ قیامت کے روز سیاہ خضاب کرنے والوں کی طرف نظر کرم نہ فرمائے گا

(۳) اللہ تعالیٰ بوڑھے کوے کو دشمن رکھتا ہے۔

(۴)　سیاہ خضاب کافر ہے

(۵)　سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے لگایا۔

(۶)　سیاہ خضاب کرنے والوں کا چہرہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کالا کرے گا۔

(فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۲۱۷)

اب آپ دیکھیں فاضل بریلوی کی نقول سے علامہ کا کیا حال ہوا؟۔

(۶)　علامہ کے متعلق یہ بات بھی مشہور ہے کہ مومن خان مومن شطرنج میں اکثر مولانا فضل حق خیرآبادی سے جیت جاتے تھے۔

(علامہ فضل حق خیرآبادی ص ۱۴۹)

معلوم ہوا کہ علامہ اکثر شطرنج کھیلتے تھے۔

جبکہ رضاخانی حضرات نے لکھا ہے کہ جمہور کے نزدیک شطرنج کھیلنا مکروہ ہی ہے

(حاشیہ باغی ہندوستان ص ۱۲۹)

اور فتاوی بریلی شریف میں ہے:

''کھیل جس طرح کا ہو مطلقاً ناجائز وحرام ہے''۔(ص ۳۶۷)

تو علامہ ساری زندگی اس حرام کو حلال سمجھتے اور کرتے رہے رضاخانی حضرات نے تو علامہ پر فتوؤں کی حد ہی کردی۔

(۷)　علامہ لکھتے ہیں:

''او بندہ ایست کہ آمرزیدہ است خدائے تعالیٰ مراو را گناہان پیشین وپسین او''۔

(تحقیق الفتوی بحوالہ شرح ملم ج ۷ ص ۳۴۲)

یعنی حضور علیہ السلام خدا کے وہ بندے ہیں جن کے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کردئے گئے۔

جبکہ رضاخانی حضرات کا فتوی ہے کہ:

''جب حضور اقدس کو درویش کہنے والا کافر ہے تو جو حضور انور کو گناہ گار خطا کار قصوروار جان بوجھ کر قصداً لکھے وہ کافر نہ ہوگا؟''۔

(نجوم شھابیہ ص ۶۸)

اس پر ۵۴ بریلوی علماء وزعماء واکابرین کی تقریظیں ہیں۔

مفتی حنیف قریشی کہتا ہے کہ:

نہیں کسی قوم نے بدعت ایجاد کی مگر اس کی مثل سنت اس سے اٹھالی گئی۔

عزیزم قارئین! ہم کدھر جا رہے ہیں؟ کیا ہماری بھی ذمہ داری نہیں کہ ہم اپنے بھائیوں کا جائزہ لیں کہ کون سے وہ اعمال ہیں جن کو لوگوں نے بدعات حسنہ کا لیبل لگا کر زندگیوں میں داخل کیا ہوا ہے۔ خدا کیلئے ہر عمل میں صرف اس معیار کو دیکھیے جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ:

ما انا علیہ و اصحابی (جن طریقے پر میں اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوں) صرف اتنا سوچ لیں کہ اس عمل کو کیا ہمارے پیارے آقا علیہ السلام اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔ کیا خیر القرون (دور صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین) میں اس کا وجود تھا۔ اگر نہیں تو اپنی خواہش پر مت چلیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

لا یومن احدکم حتیٰ یکون ھوٰہ تبعا لماجئت بہ

تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ (مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ)

کیا عرس، عید میلاد، قوالی، اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام، جنازہ کے بعد متصل دعا، چالیسواں، قل، قبر پر اذان جیسے اعمال خیر القرون میں کسی نے کیے؟ اگر انہوں نے نہیں کیے اور وہ کامل تھے تو ہمیں بھی ایسے اعمال کی ضرورت نہیں۔

ان بدعات سے بچنے اور پہچاننے کیلئے کچھ ایسے قواعد ذکر کیے جا رہے ہیں جو اکابرین اہل السنہ اور فقہائے کرام نے لکھے ہیں ان کی روشنی میں ہر زمانے میں نئی نئی بدعات کو پہچان کر ان سے بچا جا سکتا ہے۔

پہلے قاعدے کا عنوان ذکر کیا جائے گا پھر اس کے تحت حوالے اور پھر مثالیں اس مضمون میں ان شاء اللہ تقریباً بیس کے قریب قواعد ذکر کیے جائیں گے جن کی روشنی میں ہم سچے سنی بن سکتے ہیں۔

پہلا قاعدہ:

ہر وہ عبادت جو شریعت میں کسی عمومی دلیل سے ثابت ہو، اس عبادت میں بغیر کسی مخصص کے تخصیص کرنا، یا قید لگانا، جبکہ دلیل عام اس تخصیص پر دلالت نہ کرتی ہو، بدعت سیئہ ہے۔

وضاحت وتشریح

شریعت میں کئی عبادات کے بارے میں عمومی حکم ہے مثلاً درود شریف پڑھنے کے بارے میں ایک عمومی حکم ہے اس میں کوئی تخصیص نہیں کی گئی کہ اذان سے پہلے پڑھو اور جو نہ پڑھے اس کو گستاخ اور بے دین سمجھو۔ شریعت میں تو عام حکم دیا گیا تھا کہ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام۔ یہ عام حکم تھا کوئی تخصیص نہ تھی۔ اب اس میں تخصیص کردی۔ وقت کے ساتھ اذان سے پہلے جب کہ اس وقت کے ساتھ خاص کرنے پر شریعت کی کوئی دلیل نہیں تو یہ بدعت سیئہ ہے۔

حوالہ جات

علامہ ابن نجیمؒ ،بحر الرائق ص159 جلد2 پر لکھتے ہیں

”لا انه اذا قصد به التخصیص بوقت دون وقت بشیء دون شیء لم یکن مشروعا حیث لم یرو به الشرع لا نه خلاف الشرع“.

بے شک جب اس نے ارادہ کیا اس کے ساتھ تخصیص کا ایک وقت کے ساتھ دوسرے وقت کے علاوہ یا ایک شے کے ساتھ دوسری شے کے علاوہ تو یہ جائز نہیں اس حیثیت سے کہ شریعت (میں حکم) اس کے بارے میں نہیں وارد ہوا کیونکہ یہ خلاف شریعت ہے۔

یعنی جب کوئی مطلق حکم کو کسی خاص وقت کے ساتھ خاص کردے تو یہ ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔

علامہ ابوشامہؒ لکھتے ہیں

”لا ینبغی تخصیص العبادت باوقات لم یخصصها بها الشرع بل تکون جمیع افعال البر مرسلة فی جمیع الازمان لیس بعضها علی بعض فضل الاما فضله الشرع و خصصه بنوع من العبادةفان کان ذلک اختص بتلک الفضیله تلک العبادة دون غیرها کصوم یوم عرفة وعاشورا والصلوٰة فی جوف اللیل والعمرة فی رمضان“

”عبادات کی تخصیص کرنا ایسے اوقات کے ساتھ ان کی تخصیص شریعت نے نہیں کی درست نہیں بلکہ نیکی کے تمام افعال تمام زمانوں میں (اپنے حال پر) چھوڑیں جائیں گے۔ ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت نہیں، مگر جسے شریعت نے فضیلت دی اوراس میں تخصیص کی عبادت کی ایک نوع سے۔ پس اگر وہ عبادت خاص کی گئی ہو اس فضیلت کے ساتھ (شریعت کی جانب سے) جیسے عرفۃ اور عاشورا کا روزہ اور آدھی رات کی نماز اور رمضان میں عمرہ تو یہ درست ہے“۔

(الباعث علی انکار البدع صفحہ 149)

یعنی وہ نیکی کے کام جو شریعت میں تمام زمانوں میں درست ہیں ان کو کسی وقت کے ساتھ خاص کر دینا اوراس میں فضیلت جاننا حالانکہ شریعت نے اس وقت کے ساتھ، کوئی فضیلت نہیں بیان کی درست نہیں جیسے درود شریف ہر وقت مستحب ہے مگر اذان سے قبل اس کو پڑھنے کو ایک طبقہ نے خاص کر دیا اوراس میں فضیلت جانی۔ خاص کرنے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ جو نہ پڑھے اس کو یہ گستاخ، درود کا منکر، جانتے ہیں اور اپنے طبقے کی علامت اور مابہ الامتیاز جانتے ہیں۔ اس وقت میں درود پڑھنے کی فضیلت ثابت کرنے کیلئے رسائل لکھے جارہے ہیں یہی وہ تخصیص ہے جس کی ممانعت فقہاء کرام کر رہے ہیں۔

امام شاطبیؒ رد بدعت میں اپنی مایہ ناز کتاب الاعتصام میں تحریر فرماتے ہیں۔

جب دلیل شرعی کسی کام کا عمومی تقاضا کرے مثلاً عبادات میں سے تو مکلّف کو بھی عمومی طور پر ہی اسے ادا کرنا چاہیے جیسے اللہ کا ذکر اور دعا اور نوافل مستحبہ اور اسی کے مشابہہ وہ امور جن میں شارح کی جانب سے وسعت ہو.........

.........پس اگر مکلّف اس کام کو مخصوص کیفیت یا مخصوص زمانے یا مخصوص جگہ یا کسی دوسری عبادت کے ساتھ ملا کر ادا کرے اوراس کا ایسے التزام کرے کہ یہ گمان ہونے لگے کہ یہ **کیفیت یا زمان یا جگہ شرعاً مقصود ہے** حالانکہ اس تخصیص پر دلیل دلالت نہ کرتی ہو.........

پس ہر وہ شخص جس نے اس اصول کی خلاف ورزی کی پس اس نے دلیل کے مطلق ہونے کی پہلے مخالفت کی کیونکہ اس نے اپنی رائے سے قید لگائی اور مخالفت کی ان

لوگوں کی جو اس سے زیادہ شریعت جانتے تھے اور وہ سلف صالحین رضی اللہ عنھم ہیں۔

(اعتصام ص ۲۵۱ جلد ا)

اس حوالے سے اہل بدعت کے ان دلائل کی تردید ہو جاتی ہے جو وہ بدعات کے جواز میں دیتے ہیں مثلاً دعا بعد الجنازۃ کے جواز میں عام طور پر ان دلائل کو ذکر کیا جاتا ہے جو دعا کے فضائل پر دلالت کرتے ہیں، اذان سے پہلے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کیلئے ان دلائل کو ذکر کیا جاتا ہے جو درود شریف کے فضائل پر دلالت کرتے ہیں قبر پر اذان کے جواز کیلئے ذکر کے فضائل اور اذان کے فضائل سے استدلال کرنا۔ امام شاطبیؒ فرماتے ہیں کہ ان عمومی دلائل سے ثابت ہونے والے احکام کو عمومی ہی رکھا جائے گا اور اس میں صراحت ہے کہ اگر ان کو کسی دوسری عبادت مثلاً اذان، نماز جنازہ وغیرہ سے ساتھ ملا کر ایسے ادا کیا جائے کہ لوگ اسے ہی مقصود اور شریعت سمجھ لیں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے تو یہ بدعت سیئہ اور ناجائز ہے۔

نیز یہ بات بھی امام شاطبیؒ نے واضح فرمادی کہ جو لوگ اس قسم کی قید لگاتے ہیں وہی لوگ اس مطلق حکم کی ممانعت کرنے والے ہیں یعنی اس کو مقید کرنے والے ہیں۔ امام شاطبیؒ کی اس بات سے ان بریلویوں کا رد ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ تخصیص ہم نہیں، سنی (دیوبندی) کرتے ہیں۔ امام شاطبیؒ واضح فرمارہے ہیں مطلق کے حکم کی ممالفت کرنے والے یہ لوگ ہیں جو درود شریف کو ایک دوسری عبادت کے ساتھ ایسے ملا رہے ہیں کہ نئی نسل کے سامنے یہ مقصود کے درجے میں عبادت بن گئی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا مقصود ہے۔ علامہ شاطبیؒ دوسری جگہ لکھتے ہیں

”او یوھم انتقال الحکم من الاستحباب مثلا الی السنه او الفرض“.

یا وہم ہو حکم کا استحباب سے سنت یا فرض کی طرف منتقل ہونے کا

یعنی اس قسم کی تخصیص سے اگر یہ وہم ہو کہ یہ شے فرض یا سنت ہے تو بدعت ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

”فصارا لتخصیص من المکلف بدعة اذھی تشریع بغیر مستند“

(ص ۱۲ جلد ۲)۔

یہ تخصیص مکلّف کی طرف سے بدعت ہے کیونکہ بلا دلیل شریعت ظاہر کرنا ہے۔

نیز امام شاطبیؒ واضح فرماتے ہیں کہ ایسی بدعات کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سلف صالحین کی ممانعت کرنے والے ہیں یعنی بزرگوں کی ممالفت کرنے والے ہیں۔ پتا چلا کہ بریلوی بزرگوں کے مخالف ہیں۔ کم وبیش یہی بات امام شاطبیؒ نے دوسری جگہوں پر اعتصام میں مزید بھی تحریر فرمائی ہے صفحات کی کمی کی وجہ سے بندہ صرف حوالہ دینے پر اکتفا کررہا ہے۔ دیکھئے ص ۲۹۸، ۲۵۱، ۳۴۵، ۳۴۶، جلد۲ ص ۱۲۔

بریلوی حضرات کی طرف سے ان حوالہ جات کے جواب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ تخصیص ہم سنی (دیوبندی) کررہے ہیں۔ جب دعا مانگنا اور درود شریف پڑھنا ہر وقت مستحب ہے تو یہ کسی خاص وقت پڑھنے سے منع کیوں کرتے ہیں۔ اس اعتراض کا دوسرا جواب علامہ ابوشامہؒ کے الفاظ میں بندہ دینا چاہے گا۔

شب معراج کو صلوٰۃ الرغائب کے ناجائز اور بدعت ہونے کے تذکرہ میں فرماتے ہیں کہ فریق مخالف اگر استدلال کرے۔

”یدعی جوا ز الفعل لد خول هذه الصلوة تحت مطلق المو الوارد فی الکتاب والسنه بمطلق الصلوٰۃ فهی مستحبة لعمومات نصوص الشرعیة منها الصلوٰۃ نور و خیر اعمالکم الصلوٰۃ و نحوذ لک“.

”کتاب وسنت میں مطلق نماز کے بارے میں جو حکم وارد ہوا ہے اس کے تحت اس نماز کے داخل ہونے کا پس یہ (صلوٰۃ الرغائب) مستحب ہے۔ شرعی نصوص کے عموم کی وجہ سے ان میں سے الصلوٰۃ نور (نماز نور ہے) اور خیر اعمالکم الصلوٰۃ (تمہارے اعمال میں سے بہترین نماز ہے) اور اس کی مثل“۔

(الباعث علی انکار البدع ص ۱۴۲)

بدعتی وہ دلیل دیتے ہیں نماز رغائب شب معراج کو پڑھنا مستحب ہے کیونکہ نماز کے فضائل قرآن وسنت میں آتے ہیں اور یہ بھی نماز ہے۔ پس اس کیلئے بھی یہ فضیلت ثابت ہوگی۔ یہ ایسا ہی استدلال ہے جیسا ہمارے زمانہ کے بریلوی کرتے ہیں بدعات کے بارے میں تو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ان یقال لیست صلوٰۃ الرغائب من هذالقبیل لان الصلوٰۃ التی

اخبر النبی علیه الصلوٰۃ والسلام انها نور و انما خیر موضوع علی التی لا تخالف الشریعة بوجه من الوجوه و هذه الصلوٰۃ مخالفة للشرعیة "۔

"کہا جائے گا کہ نماز رغائب اس قبیل سے نہیں کیونکہ وہ نماز جس کے بارے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی تھی کہ وہ نور ہے اور بہترین عمل ہے، وہ نماز ہے جو شریعت کے مخالف نہ ہو کسی بھی طرح اور یہ نماز شریعت کے مخالف ہے"۔

(ص ۱۴۳ الباعث علی انکار البدع)

یعنی احادیث میں جو فضائل نماز کے لئے آئے ہیں وہ اس نماز کے بارے میں ہیں جو سنت اور شریعت کے مطابق ہو اور چونکہ یہ نماز رغائب خلاف شریعت ہے اس لیے اس فضیلت میں داخل نہیں۔ یہی جواب بریلویوں کو دیا جائے گا۔

آخر میں فیصلہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"ان المكلف ليس له منصب التخصيص بل ذلك امی الشارع وهذه كانت صفة عباده رسول الله ﷺ "۔

(ص ۱۴۹ الباعث علی انکار البدع)

بے شک مکلّف کیلئے تخصیص کا منصب نہیں بلکہ یہ شارع کی ذمہ داری ہے اور یہ صفت ہے اس کے بندوں میں سے رسول اللہ ﷺ کی عبارت کا مطلب ترجمہ سے واضح ہے۔ جو تخصیص بریلویوں نے کی، یہ ان کا کام نہیں تھا۔ یہ تو نبی علیہ السلام کا منصب ہے جو انہوں نے شروع کر دیا۔

شیخ احمد رومیؒ اپنی کتاب مجالس الابرار میں تحریر فرماتے ہیں

"فعلم من هذا ان الفساد انما نشاء من تخصيص مالا اختصاص له فی الشرع "۔

"بس یہ بات جان لی گئی کہ فساد اس تخصیص سے پیدا ہوا ہے جس کی شریعت میں تخصیص نہیں"۔

مثالیں:

اس قاعدے سے درج ذیل معاملات کے بارے میں پتا چلا کہ وہ بدعت سیئہ ہیں۔

1۔ اذان سے پہلے درود شریف کو خاص کردینا کہ کوئی اذان اس کے بغیر نہ دی جائے اور جو دے اسے درود کا منکر کہا جائے۔

2۔ ایصالِ ثواب مردوں کو مستحب ہے مگر اس کیلئے ان اوقات کی تخصیص جو شریعت نے نہیں کی اس قاعدے کی رو سے بدعت سیئہ ہے جیسے عرس اور چالیسواں (ان کے بدعت ہونے کی دوسری وجوہات آگے آئیں گی)۔

3۔ نماز جنازہ کے بعد دعا مثلاً دعا کی تخصیص جنازہ کے ساتھ یہ بدعت ہے کہ شریعت نے تخصیص نہیں کی۔

4۔ شب معراج کو صلوٰۃ الرغائب کی جماعت اور اس طرح دیگر من گھڑت روایات کی بنا پر نوافل کی تخصیص۔

5۔ کلمے کے ذکر کی تخصیص نماز کے بعد

ان میں سے کئی امور ایسے ہیں جن کے بدعت سیئہ ہونے کی دیگر بھی کئی وجوہات ہیں، جو آگے آئیں گی۔ خلاصہ یہ نکلا کہ عمومی دلائل سے کسی فعل پر استدلال درست نہیں کسی بھی عمل کے جواز کیلئے دلیل چاہیے ہوگی جو اسی عمل پر ہی دلالت کرے عمومی دلیل کے تحت نہ ہو۔

(جاری ہے)

ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ پر

رضا خانی تنقیدات کا جائزہ

عبدالرحمٰن مدنی

قارئین اہلسنت ! کھسیانی بلی کھمبا نوچے والی مثال تو آپ کے گوش گزار ہوگئی ہوگی ، یعنی شرمندہ شخص اپنی جھلاہٹ اور شرمندگی کا غصہ دوسروں پر اتارتا ہے۔ جب رضا خانیوں سے کسی بات کا جواب نہیں بن پڑتا تو وہ اسی قسم کی حرکتوں پر اتر آتے ہیں۔ جیسا کہ ''راہ سنت'' شمارہ ۸ میں استاذ محترم مناظر اسلام حضرت مولانا مفتی محمد نجیب اللہ عمر صاحب مدظلہ العالی کے مضمون ''ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ'' کی پہلی قسط سے مغلوب ہوکر ایک بریلوی نے اس کا جواب لکھنا چاہا۔ وہ جواب کیا تھا۔۔۔؟ گالیوں کی بوچھاڑ تھی جیسا کہ ان کے بڑوں کا وطیرہ رہا ہے۔ جن لوگوں نے استاذ محترم کا مضمون ''راہ سنت'' میں پڑھا وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ استاذ محترم صاحب کا یہ مضمون انتہائی سنجیدہ اور متانت والا تھا اور اس میں بریلویوں یا احمد رضا خان کے خلاف بالکل سب وشتم نہیں تھا۔

حالانکہ احمد رضا خان کی طرف سے ہمارے اکابرین کے خلاف اس شخص کی ہر کتاب میں انتہائی دل آزار اور گالم گلوچ والی زبان استعمال کی گئی ہے۔ ہم جواب آں غزل کے طور پر احمد رضا خان پر وہ سب گالیاں پلٹ سکتے تھے، لیکن ہمیں ہمارے اساتذہ نے دلائل سے بات کرنا سکھایا ہے گالم گلوچ سے نہیں۔ حضرت استاذ محترم صاحب کے مضمون میں رضا خانی پیشوا نے گالیوں کی جو گردان پڑھی اسے ذرا دل پر پتھر رکھ کر ملاحظہ فرمائیں:

(۱) خبث باطن (۲) جاہل (۳) کذاب (۴) جہالت کا مظاہرہ (۵) جھوٹا (۶) ملعون (۷) خائن مفتی (۸) بھونکنے (۹) بد باطن (۱۰) دجل وفریب (۱۱) نام نہاد دیوبندی مفتی نجیب اللہ عمر ہے (۱۲) اپنے خبث باطن کو (۱۳) راہ سنت کے صفحات پر انڈیلنا شروع کیا (۱۴) دیوبندی مفتی مذکور نت جھوٹ (۱۵) جہالت کا دامن کہیں بھی چھوٹنے نہیں دیا۔

غرض اس رضا خانی نے اپنے ''نو'' صفحات کے مضمون میں دو درجن سے زائد گالیاں دیکر اپنے حق پر ہونے کو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ہمارے پاس بھی قلم اور زبان ہے ہم بھی ان دل آزار کلمات کے جواب میں گالیوں کی اسی قسم کی ایک ''لسٹ'' لکھ سکتے

ہیں ،لیکن ہمیں ہمارے اساتذہ نے سکھایا تھا کہ قلم کو احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے تو استعمال کرنا لیکن اس قوم کی امانت کو اپنے ذاتی جھگڑوں میں صرف مت کرنا۔استاذ محترم حضرت مفتی صاحب نے فقیر سے ایک مجلس میں فرمایا کہ:

> ’’میں اپنی ذات پر کی جانے والی اس رضاخانی تنقید کا جواب صرف اتنے الفاظ میں دیتا ہوں کہ ’’شکر ہے کہ جتنی دیر یہ رضاخانی مجھ پر سب وشتم میں گزارتے ہونگے اتنی دیر ان کے قلم سے ’’توحید وسنت‘‘ کی عصمت محفوظ رہے گی اور اتنی دیر اللہ تعالی کی شان اور پیارے آقا ﷺ کی ناموس ان کی بے ادبیوں سے مامون رہے گی‘‘۔

میں آپ حضرات سے ایک بار پھر گزارش کروں گا کہ حضرت مفتی صاحب کا مضمون بھی پڑھیں کہ انہوں نے کس طرح تہذیب کے دائرے میں رہ کر لکھا اور پھر رضاخانیوں کی یہ سب وشتم بھی ملاحظہ فرمائیں۔میں اس رضاخانی پیشوا کو اسی کے مذہب کے ایک رضاخانی کی عبارت دکھا کر فیصلہ لینا چاہتا ہوں کہ بتاؤ کون جیتا۔۔اور کون۔۔ہارا۔۔؟؟؟

مفتی محمد اجمل بریلوی رضاخانی لکھتا ہے کہ:

> ’’جب کوئی مصنف اپنی کتاب میں بجائے ان باتوں کے (جواب کے) سب وشتم اور گالم گلوچ سے کام لے اور خوب مکر وکید، دجل وفریب، افتراء وبہتان کرے تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب حقیقۃً مخالف کی کتاب کا ردیا جواب نہیں ہے۔بلکہ اپنے معتقدین پر صرف اپنا وقار باقی رکھنے کیلئے ان چند اوراق کو سیاہ کر دیا گیا ہے اور براہ عناد اس کو جواب کے نام سے مشہور کیا جارہا ہے اور عوام ومتبعین کو اس پردہ میں فریب دیا جارہا ہے دوسرا نتیجہ یہ اخذ کریگا کہ جو مصنف تحقیقی دلائل اور علمی بحثوں کے پیش کرنے اور فریق مخالف کی ہر بات کا جواب تہذیب ومتانت سے جواب دینے کے بجائے سب وشتم، گالم گلوچ پر اتر آئے اور کید وفریب، کذب وافتراء کرنے پر مجبور ہو جائے تو یہ اس کی انتہائی عجز ولاجواب ہونے کی بین دلیل ہے اور اس کے ضمون میں خود مصنف کی ناقابلیت وناا ہلیت اور اس کی لاعلمی وجہالت بلکہ اس کی گندی ذہنیت اور اس کی گھناونی طبعیت کا بھی کافی اندازہ ہو جاتا ہے اور اس کی حیاء سوز سوقیانہ خطابات اور بے باکانہ طرزِ عبارت دیکھ کر خود اس کی دشمنی و دعداوت کا معیار بھی قائم ہو جاتا ہے‘‘۔(ردشہاب ثاقب:ص۳۴)

آمد بر سر مطلب! مفتی صاحب نے بریلوی اکابرین کی طرف سے لکھے جانے والے ایک جملے کو نقل کیا (جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو کافر ہے) تو اس رضا خانی نے مفتی صاحب کو گالیوں کا نشانہ بناتے ہوئے لکھا:

''اعلی حضرت کے عقائد وہی ہیں جو اسلام کے عقائد ہیں۔۔الخ۔۔۔

قارئین کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہ موقع چونکہ تفصیل کا نہیں لیکن مذکورہ رضا خانی اور دیگر بریلوی حضرات سے گزارش ہے کہ ان عقائد کا ذرا اسلامی ہونا ثابت کریں:

(۱) یا اللہ یا اللہ کہنا شیطانی وسوسہ ہے۔ (ملفوظات اعلی حضرت)

(۲) ایک گمراہ پیر کو اللہ کی بیوی کہنا۔ (ملفوظات اعلی حضرت ص ۱۹)

(۳) پیر میاں بیوی کی خصوصی ملاقات کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتا ہے (ملفوظات)

(۴) قبور میں انبیاء پر ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔ (ملفوظات ص ۲۳۱)

(۵) عبدالرحمٰن قاری (صحابی رسول ﷺ) کافر تھا۔ (ملفوظات)

چونکہ ہمارا موضوع اس وقت ''ملفوظات اعلی حضرت کا جائزہ'' ہی ہے اس لئے ہم نے احمد رضا خان کی صرف اسی ایک کتاب سے چند ایسے حوالے پیش کئے جن کا اسلامی ثابت کرنا مذکورہ رضا خانی پر لازم ہے۔ اگر یہ مذکورہ عقائد اسلامی ہیں تو ان حوالہ جات کو موجودہ ملفوظات اعلی حضرت سے رضا خانیوں نے کیوں حذف کر دیا؟ اور اگر اسلامی ہیں تو پھر ان پر کوئی ''شرعی دلیل''؟ اور اگر اسلامی نہیں تو پھر احمد رضا خان مسلمان کیسے؟

ہمیں یقین ہے کہ انصاف پسند بریلوی ان عقائد کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے بلکہ وہ ایسے عقائد رکھنے والے سے بھی اعلان برأت کریں گے، اور غیر منصف رضا خانیوں سے ہمیں شکوہ نہیں۔ کیونکہ ان کی قسمت میں ہے ہی یہی گمراہانہ عقائد اور آگے کا ٹھکانہ اللہ جانے۔ اس رضا خانی نے مفتی صاحب کے دوسرے اس اقتباس پر اعتراض کیا جس میں مفتی صاحب نے رضا خانیوں کی عبارت پیش کی کہ:

''اعلی حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا زبان و قلم نقطہ برابر خطاء کرے خدا نے اسے ناممکن فرما دیا''۔ (نور سنت: ص ۶۰ شمارہ ۸)

اس اقتباس کا جواب دیتے ہوئے مذکورہ رضا خانی نے کہا:

''اس اعتراض میں دیوبندی مفتی یہ کہنا چاہتا ہے کہ اہلسنت (اہل بدعت) کا عقیدہ ہے کہ اعلی حضرت نعوذ باللہ معصوم ہیں لیکن اس کے جواب میں ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین حضرت محدث اعظم ہند کا جو اقتباس اس خائن نے نقل کیا ہے اس میں کہیں بھی عصمت کا لفظ نہیں ہے بلکہ حفاظت کا لفظ ہے اس لئے میرا دیوبندیوں کو چیلنج ہے کہ وہ ہمارے کسی معتبر عالم دین سے ثابت کر کے دکھائیں کہ انہوں نے اعلی حضرت کو محفوظ کے بجائے معصوم ہونا لکھا ہوا گر نہ دکھا سکو تو اپنا جھوٹا اور ملعون ہونا تسلیم کرو''۔(بلفظہ)

قارئین اہلسنت! رضا خانی کی اس بڑ کا جواب ملاحظہ فرمانے سے پہلے مفتی صاحب کی پیش کردہ پوری عبارت ملاحظہ فرمائیں جسے رضا خانی نے پورا نقل کرنے کے بجائے ادھوری عبارت پر اکتفاء کر گیا اور اپنی روایتی فنکاری کا مظاہرہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیں مفتی صاحب نے یہ عبارت نقل کی تھی:

''دیکھئے ایک نام نہاد محدث اعظم کیا کہتا ہے:

ہمارے علمائے دین کے اعلی کارنامے چودہ صدیوں سے چلے آرہے ہیں مگر لغزش قلم اور سبقت لسانی سے بھی محفوظ رہنا یہ اپنے بس کی بات نہیں (کچھ آگے لکھتے ہیں) اعلی حضرت کی زبان وقلم کا یہ حال دیکھا کہ مولی تعالی نے اپنی حفاظت میں لے لیا زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے خدا نے اسے ناممکن فرمادیا''۔

(المیزان امام احمد رضا نمبر: ص ۲۴۸)

احمد رضا خان کی تاریخ وفات ۱۳۴۰ھ ہے اگر احمد رضا خان کی وفات سے چودہ سو برس پیچھے کے اشخاص کا شمار کیا جائے تو اس میں تمام اکابرین، بزرگان دین، اولیاء کرام، غوث، قطب، ابدال، صالحین، شہداء صحابہؓ، صدیقین، حتی کے خود پیارے آقا محمد مصطفی ﷺ بھی داخل ہیں جن کے بارے میں بریلوی رضا خانیوں کا کہنا ہے کہ ان سب سے لغزش قلم و سبقت لسانی اپنے بس کی بات نہیں لیکن اعلی حضرت نقطہ برابر خطاء کرے خدا نے اسے ناممکن فرمادیا۔ کیا احمد رضا خان کو بریلویوں نے مذکورہ تمام ہستیوں سے بلند و بالا قرار نہیں دیا؟ اس لئے صاحبزادہ ابوالخیر زبیری نے سچ کہا:

''بعض اعلی حضرت کے عقیدت مند ایسے بھی ہیں جو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اعلیٰ حضرت بریلوی کو حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر اعلیٰ سمجھتے ہیں"۔

(مغفرت ذنب: ص ۴۸)

کیا صاحبزادہ کا یہ کہنا بالکل مبنی برحقیقت نہیں کہ بعض بریلوی اعلیٰ حضرت کو نبی اکرم ﷺ سے بڑا مقام دیتے ہیں؟۔آگے اس رضا خانی نے چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ "میرا دیوبندیوں کو چیلنج ہے" (پورا حوالہ ماقبل میں گزر گیا) ہم اس رضا خانی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ چودہ سو برس کے لوگوں پر احمد رضا خان کی فوقیت بریلوی محدث نے لکھی ہے کیا اس میں حضور ﷺ پر بھی احمد رضا خان کی فوقیت معاذ اللہ ثابت نہیں ہوتی؟ ذرا حساب کرکے دیکھ لیں۔
کسی صاحب نے یہی عبارت لکھ کر مفتی احمد یار گجراتی کے لڑکے مفتی اقتدار خان نعیمی کو استفتاء کیلئے بھیجی کہ اعلیٰ حضرت کے متعلق اس قسم کی عبارت لکھنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟ مذکورہ بریلوی مفتی جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"یہ ایک بہت بڑے بزرگ محدث عالم کا قول ہے لہٰذا کچھ دن سوچنے کی مہلت دو (علماء اہلسنت پر بے سوچے سمجھے فتوی لگانے والوں کا اپنے بڑوں کے بارے میں چشم پوشی ملاحظہ فرمائیں) کہ کوئی جواز کا پہلو یا صورت نکل آئے خطاء بزرگان گرفتن میں جلد بازی کرنا درست نہیں (یہ اصول علماء اہلسنت کے بارے میں کہاں چلا جاتا ہے؟) بہت غور وحوض کے بعد بھی اس فقرے میں جواز کا کوئی پہلو میں نہیں نکال سکا محدث علیہ الرحمۃ کی بہت سی تقریریں میں نے پاکستان میں سنیں بہت احتیاط سے تقریر فرماتے کبھی کسی لفظ پر کوئی بھی کسی طرح کی گرفت نہ کرسکا مگر نہ معلوم اس خطاب میں ایسا قابل گرفت جملہ کیوں بول گئے۔یہ غالبا عقیدت کے جذبات میں فرما گئے۔ہوسکتا ہے کہ بعد میں احساس ہوگیا ہو (اس احساس کا کوئی ثبوت؟ یہ قانون ہماری باری میں کہاں چلا جاتا ہے؟) بہر حال یہ پورا فقرہ شرعا جائز نہیں کیونکہ ناممکن الخطاء رب تعالیٰ نے صرف انبیاء کو بنایا ہے ــــــ یعنی اللہ تعالیٰ نے مثل ملائکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو معصوم بنایا ہے جس کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس کہ وہ گناہ وخطاء ولغزش کرسکتے ہی نہیں قادر بھی نہیں ہوئے یہی معنی ہے ناممکن ہونے کے لہٰذا کسی بھی غیر نبی کیلئے یہ الفاظ کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں"۔

(تنقیدات برمطبوعات: ص ۱۴۴۔۱۴۵)

اس رضاخانی کو غور کرنا چاہیئے کہ بریلوی محدث اعظم نے احمد رضاخان سے خطا کو ناممکن کہا اور صاحبزادہ اقتدار خان نعیمی نے ''ناممکن'' کا معنی ادھر یہی کیا کہ ''اللہ تعالی نے مثل انبیاء علیہم السلام کہ ان کو معصوم بنایا''۔ اب قارئین کرام! آپ خود غور فرمائیں کہ مفتی اقتدار خان کی عبارت کی روشنی میں یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ بریلوی محدث اعظم نے احمد رضاخان کو ''معصوم'' لکھا ہے؟۔ اور ظاہر ہے کہ تمہارا محدث اعظم تمہارا ایک معتبر عالم ہے لہٰذا ہم نے اس سے معصوم ہونے کا لفظ صاحبزادہ اقتدار خان نعیمی کی زبانی دکھایا۔ اب اس رضاخانی کو چاہیئے کہ اپنا جھوٹا اور ملعون ہونا تسلیم کرلے، اور مان لے کہ صاحبزادہ ابوالخیر زبیری کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ: ''بعض اعلی حضرت کے عقیدت مند ایسے بھی ہے ۔۔۔الخ

مذکورہ رضاخانی پیشوا نے صاحبزادہ ابوالخیر زبیری کے اس طرح لکھنے پر سخت برہمی کا اظہار کیا اور اسے ''ابوالشر'' کی بکواس کہا ہے اور اس پر عبدالمجید سعیدی رضاخانی کا تردیدی قول بھی نقل کیا ہے لیکن اس رضاخانی کو یہ نہیں معلوم کہ تم جسے ابوالشر کہہ رہے ہو اس کی تائید میں بریلویوں کی طرف سے ایک پوری کتاب شائع ہوئی ہے اگر گیارہویں کے جلوے سے فرصت ہو تو دیکھ لینا کہ مولوی اشرف سیالوی نے اپنی کتاب ''فیصلہ مغفرت ذنب'' میں شاہ احمد نورانی بریلوی سمیت ۲۰۶ علماء بریلوی سے صاحبزادہ کی تائید ثابت کی۔

صاحبزادہ ابوالخیر کی تحریر کو ابوالشر کی بکواس کہہ کر تم خود کو اس کی عبارت سے بری الذمہ کرنا چاہتے ہو لیکن تمہیں نہیں معلوم کہ تمہیں شاہ احمد نورانی رضاخانی اور ان ۲۰۶ علماء بریلی سے بھی اعلان برات کرنا ہوگا جنہوں نے صاحبزادہ کی تائید کی ہے۔ اس کے بعد اس رضاخانی نے کچھ حوالے دئے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اہلسنت بھی صحابہ کرام ؓ، اولیاء عظام کو محفوظ عن الخطاء، حفاظت کئے ہوئے، وگناہوں سے محفوظ، محفوظ من اللہ، اولیاء کی محفوظ من الخطاء عرضی ہوئی، مانتے ہیں۔ لیکن اس رضاخانی کو اتنا نہیں معلوم کہ اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند الحمد للہ صحابہ کرام ؓ اور اولیاء اللہ ؒ کو محفوظ عن الخطاء مانتے ہیں۔ لیکن ہمارا اختلاف تو اس بات پر تم سے ہوا کہ تم احمد رضاخان کے متعلق جس ''حفاظت'' کا دعوی کرتے ہو وہ تمہارے محدث کے بقول چودہ سو سال میں کسی کو حاصل نہیں یعنی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کو بھی حاصل نہیں معاذ اللہ۔ گویا تم احمد رضاخان کا مقام و مرتبہ العیاذ باللہ نبی

کریم ﷺ سے بھی زیادہ مانتے ہو۔جیسا کہ صاحبزادہ ابوالخیر زبیری نے اقرار کیا۔اختلافی نوٹ پر دلائل دینے کے بجائے یہ لکیر پیٹنا کہ اہلسنت علماء دیوبند بھی حفاظت کے قائل ہیں کس قدر موضوع سے فرار کی ناکام کوشش ہے۔اس کے بعد اس رضاخانی پیشوا نے محترم مفتی صاحب کا یہ جملہ نقل کیا:

''ہم آپ کو احمد رضا خان کی صرف ایک کتاب ملفوظات اعلی حضرت سے دکھاتے ہیں کہ احمد رضا دیدہ دانستہ طور پر کتنی فاش غلطیاں کرتے تھے۔۔

(اس کے آگے یہ رضاخانی لکھتا ہے)

''اس سے آگے دیوبندی خائن مفتی نے کاتب کی غلطی کی وجہ سے غلط نقل کردہ آیات کی وجہ سے اعلی حضرت پر طنع کیا ہے(بلفظہ)''۔

اس کے بعد اس رضاخانی پیشوا نے مولوی مصطفیٰ رضاخان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ یہ سب کتابت کی غلطیاں ہیں۔(محصلہ)

لیکن حضرت مفتی صاحب کا مضمون ''ملفوظات اعلی حضرت کا جائزہ'' پڑھنے والوں پر یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی کہ انہوں نے اس تحریر میں جگہ جگہ اس دعوے کو ثابت کیا ہے کہ وہ کاتب کی غلطی نہیں خود احمد رضاخان کی غلطی ہے۔اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ ہمارے پاس ملفوظات کے کئی نسخے ہیں جو پرانے بھی ہیں مگر مفتی صاحب نے صرف انہی پر اعتماد نہیں کیا بلکہ ۲۰۰۰ء کے شائع ہونے والے ملفوظات سے یہ حوالے پیش کئے جبکہ احمد رضاخان کی وفات ۱۹۲۱ء کی ہے یعنی احمد رضاخان کی وفات سے تقریبا ۸۰ سال بعد شائع ہونے والے ملفوظات سے انہوں نے حوالے پیش کئے اور یہ اس لئے کہ ہوسکتا ہے کہ بریلوی حضرات نے ۸۰ سال کی طویل مدت میں کتابت کی غلطیوں کی اصلاح کرلی ہوگی اور اب کسی کو یہ کہنے کی جرات نہ ہوگی کہ یہ کتابت کی غلطیاں ہیں۔اور پھر ۲۰۰۰ میں شائع ہونے والے ملفوظات (جو کہ نوری کتب خانہ لاہور نے شائع کی) اس کتب خانے والوں کی طرف سے یہ اعلان بھی اس کتاب کے شروع میں ہے کہ:

''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ادارہ نوری کتب خانہ لاہور حتی الامکان آپ کی خدمت میں جو کتب پیش کیں ان میں جدید طرز طباعت اور معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کی اس میں ہم کس حد تک کامیاب رہے۔آپ ہمیں اس

سے آگاہ فرمائیں۔

ہر کتاب کی پروف ریڈنگ بار ہا کئی علماء دین سے کروائی گئی ہے مگر
اس کے باوجود اگر کہیں کوئی غلطی رہ گئی ہو تو ہمیں نشاندہی کر کے
ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درست کیا جا سکے"۔

خیر اندیش

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

ناظم نوری کتب خانہ لاہور (ملفوظات اعلیٰ حضرت)

جب اس کتاب کی پروف ریڈنگ بار ہا کئی علماء بریلوی سے کروالی گئی ہے تو اس کے بعد کہیں اکا دکا غلطی رہ جانا تو عقلاً ممکن ہے لیکن پرانے نسخوں میں موجود تمام غلطیوں کو ۸۰ سال بعد بھی برقرار رکھنا کیا اس بات کی واضح نشاندہی نہیں کہ یہ غلطیاں نہیں بلکہ احمد رضا خان کی تعلیمات ہیں۔ شکر ہے کہ مصطفیٰ رضا خان اور اس رضا خانی نے اس بات کو تو تسلیم کر لیا کہ احمد رضا خان کی کتابوں میں غلطیاں ہیں جو ۹۰ سال کے بعد بھی جوں کی توں نقل کی جا رہی ہیں (جب ہر کتاب میں غلطیوں کا امکان ممکن ہے تو پھر تو احمد رضا خان کی کوئی کتاب معتبر ہی نہیں رہی) میں یہاں اس رضا خانی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ۹۰ سال کی طویل مدت میں پیدا ہو کر مرنے والے رضا خانیوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا وہ ملفوظات میں موجود غلطیوں کو درست اور اس میں مکتوب عقائد فاسدہ کو اپنا کر جنت کی خوشبو بھی سونگھ پائیں گے؟

اس کے بعد اس رضا خانی گرو نے مشہور سنی عالم دین حضرت مولانا عبد الحمید سواتی رحمۃ اللہ کی ایک عبارت کا حوالہ دیا اور اپنے دعوے (کہ یہ بعد میں چھاپنے والوں کی غلطی ہے) کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مذکورہ حوالہ اس رضا خانی کی بالکل تائید نہیں کرتا کیونکہ مولانا سواتیؒ نے لکھا ہے کہ:

"املائی کتابوں میں استاد یا مقرر کے علاوہ سامع اور جامع کے الفاظ اور
تخیلات و تعبیرات بھی شریک ہوتے ہیں اس کی پوری ذمہ داری استاد پر
ڈالنی جائز نہیں الا یہ کہ استاذ کی نظر سے وہ گزرے۔۔۔۔الخ

تو اس کا صاف مطلب یہ کہ اگر استاد کی نظر سے وہ کتاب گزر جائے اور استاد اس کی تصدیق

کرلے تو پھر وہ کتاب اور تقریر استاد کی تصور کی جائے گی تو آئے ہم آپ کو یہ بات بھی بتاتے چلیں کہ کہ ملفوظات احمد رضا خان بھی احمد رضا خان کی صرف املائی تقریر نہیں بلکہ اسے احمد رضا خان کے سامنے پیش بھی کیا گیا تھا جیسا کہ جدید ملفوظات میں بھی اور قدیم ملفوظات میں بھی اس کی صراحت ہے کہ:

''اعلی حضرت احمد رضا خان کہ یہ ملفوظات بنام الملفوظ ۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء میں تالیف ہوئے اعلی حضرت نے خود اس کا نام ملفوظ رکھا جو اس کی تاریخ تالیف پر مشتمل ہے اور یہ شعر عنایت فرمایا

میرے ملفوظ کچھ کئے محفوظ　　　مصطفیٰ مصطفیٰ کا ہو کچھ ملحوظ
نام تاریخی اس کا رکھتا ہوں　　　ربر و بینہ میں الملفوظ

(ملفوظات اعلی حضرت: ص ۴۵، مکتبۃ المدینہ، ص ۱۰۹ انوری کتب خانہ)

اب یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہو چکی ہے کہ ملفوظات احمد رضا خان کی اپنی کتاب ہے صرف املائی تقریر نہیں بلکہ احمد رضا خان کی نظر سے بھی گزری ہے۔لہٰذا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ملفوظات احمد رضا خان کے تخیلات و تعبیرات کا مجموعہ ہے اس لئے اس کتاب کی غلطیوں کو احمد رضا خان کی طرف منسوب کیا جائے گا۔

اور پھر علی سبیل التنزل یہ بھی تھوڑی دیر کیلئے تسلیم کرلیا جائے کہ یہ کتاب احمد رضا خان کی نہیں بلکہ اس کے بیٹے اور بریلویوں کے مفتی اعظم ہند تاجدار شہزادہ اعلی حضرت مولوی مصطفیٰ رضا خان رضا خانی کی ہے تو پھر بھی بریلویوں سے ہی ان غلطیوں کا جواب طلب کیا جائے گا کیونکہ یہ صاحب بھی بریلویوں کے ہاں کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ مفتی اعظم ہند ہے۔لیکن ہمارے سابقہ حوالے سے یہی بات ثابت ہوئی کہ اس کتاب کی ذمہ داری احمد رضا خان پر ہی عائد ہوتی ہے۔اس کے بعد مذکورہ رضا خانی نے تذکیر الاخوان، شہاب ثاقب، ایضاح الادلہ، ہدایہ کے حوالے دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ ان میں بھی تو ایک ایک جگہ قرآن کی آیتیں غلط لکھی ہوئی ہیں۔(محصلہ)

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ''تذکیر الاخوان'' کی نسبت امام الموحدین حضرت شاہ اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کرنا اس رضا خانی کی سخت غلطی ہے کیونکہ یہ کتاب شاہ شہید کی نہیں بلکہ مولانا سلطان شاہ آبادی کی ہے۔اور اس میں جس آیت کی نشاندہی مذکورہ

رضا خانی نے کی ہے **ولا تکونوا من الذین فرقوا دینھم الآیۃ** یہ کسی نئے ناشر کی غلطی ہے اس لئے کہ ہمارے پاس تقویۃ الایمان کے پرانے نسخے موجود ہیں ان میں یہ غلطی ہرگز نہیں اور نہ ہی نور محمد کتب خانہ کراچی والے میں یہ غلطی ہے۔لہٰذا اس غلطی کو شاہ صاحب کی طرف منسوب کرنا یا مولانا محمد سلطان صاحب کی طرف منسوب کرنا بالکل واقعہ کے خلاف ہے۔اور شہاب ثاقب میں غلط آیت بھی کسی ناشر کی غلطی ہے۔اور ایضاح الادلہ والے حوالے کا جواب خود اس رضا خانی نے مولانا حبیب اللہ ڈیرویؒ سے نقل کر دیا ہے،اور ہدایہ والی عبارت کا جواب جس طرح وہ ہم سے وصول کر رہے ہیں اسی طرح اس کا جواب ان پر بھی لازم ہے کیونکہ رضا خانی بھی اس کتاب کو مانتے ہیں۔

ہم اس رضا خانی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ذرا غور کرو کہاں ناشرین کی طرف سے کتابت کی ایک ایک غلطی اور کہاں ۹۰ سال سے چھپنے والی سینکڑوں غلطیاں۔۔۔؟احمد رضا خان جو بریلویوں کے ہاں غلطیوں سے معصوم ہیں۔۔؟زبان وقلم کا نقطہ برابر خطاء کرنا ممکن نہیں۔۔؟اور پھر آیات واحادیث وعبارات کتب فقہ میں سینکڑوں غلطیاں۔۔؟

دوسری طرف علماء اہلسنت نے نہ تو کبھی اپنے علماء کو معصوم عن الخطاء کہا۔۔اور نہ زبان وقلم سے نقطہ برابر خطاء کو ناممکن کہا،اور پھر ایک ایک جگہ کسی کاتب کی غلطی کو لیکر نقطہ چینی کرنا کہاں کی دانشمندی ہے جبکہ مفتی صاحب نے ’’ملفوظات اعلیٰ حضرت کا جائزہ‘‘ میں جگہ جگہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ غلطیاں احمد رضا خان نے دیدہ دانستہ کی ہیں۔

آخر میں ،میں اس رضا خانی اور دیگر بریلویوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ احمد رضا خان کی ابھی تو صرف ایک ہی کتاب سے مفتی صاحب نے غلطیوں کی نشاندہی کی ہے اور اتنے سیخ پا ہو رہے ہو ابھی جب ’’فتاوی رضویہ‘‘،’’الامن والعلی‘‘اور دیگر کتابوں کی باری آئے گی تو پھر تو تمہاری حالت قابل دید ہوگی۔

اور آخر میں اس رضا خانی سے ہم صرف اتنا ہی کہیں کہ خدا تجھے توحید وسنت کے نور سے بہرور فرمائے اور تجھے ہدایت اور صراط مستقیم کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گورداسپور سے لائلپور تک

ساجد خان نقشبندی

قارئین اہلسنت! ہندوستان کا ضلع گورداسپور امت میں تفرقہ اور فتنہ فساد پھیلانے کے حوالے سے کافی معروف ہے۔ یہی وہ علاقہ ہے جس کی مٹی سے مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا جس نے نبوت کا دعوی کر کے انگریزی ڈالروں کے بل بوتے پر امت میں افتراق وانتشار پھیلایا اور سامراجیت کو دوام بخشا۔ اور یہی وہ علاقہ ہے جسکا رہنے والا ایک شخص ''سردار احمد گورداسپوری'' تھا جو بعد میں ''بریلی'' آیا اور یہاں بریلی مرکز ''منظر اسلام بریلی'' کا شیخ الحدیث بنا۔

اپنے مغربی آقاؤں کی ایماء پر اس نے یہاں بھی اپنے پیش رو احمد رضا خان کی سنت یعنی ''تکفیر مسلمین'' کے دھندے کو خوب زور وشور سے پھیلانا شروع کیا۔ صبح وشام اہلسنت پر دشنام طرازیاں اس شخص کا محبوب مشغلہ تھا، آخر بریلی کے غیور مسلمان اس کی تکفیری مہم سے تنگ آگئے اور ''سنی بریلوی'' اختلاف کے حل کیلئے ایک مناظرہ کا انعقاد کیا گیا، مسلمانوں کی طرف سے فاتح بریلویت مولانا منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا گیا الحمدللہ آپ نے ۳ دن تک بریلوی مرکز میں بریلی شیخ الحدیث کے ساتھ ''حفظ الایمان'' کی عبارت پر وہ شاندار مناظرہ کیا کہ گورداسپوری صاحب کو ہندوستان چھوڑنا پڑا (اس مناظرے کی تفصیل آپ ''فتوحات نعمانیہ'' میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔)

اس مناظرے کے بعد گورداسپوری صاحب کو شیخ الحدیثی کا منصب چھوڑنا پڑا اور ہمیشہ کی رسوائی سمیٹ کر پاکستان ہجرت کرنا پڑی یہاں ''لائلپور'' موجودہ ''فیصل آباد'' کو اپنا مستقل مسکن اور ٹھکانہ بنالیا۔ اس شخص کے مرنے کے بعد اس کا بیٹا ''صاحبزادہ فضل کریم'' (سربراہ سنی اتحاد کونسل) اس کا جانشین ہوا، اور اپنے باپ کے مشن پر عمل کرتے ہوئے یہ شخص پچھلے کئی سالوں سے پاکستان میں فرقہ ورانہ فسادات کروانے میں ملوث رہا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح ''انگریزی ڈالروں'' پر پلنے والے اس شخص کا شمار بھی انہی سامراجی گماشتوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ہر دور میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی جڑیں کھوکلی کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ صاحبزادہ جی نے طالبان کے خلاف

(پس پردہ اہلسنت کے خلاف) ریلی نکالنے پر ۳۶ لاکھ ڈالر وصول کئے مگر صاحبزادہ جی نے پیسے کھانے کے باوجود اپنا وعدہ ایفاء نہ کیا۔ امریکی سرکاری ویب سائٹ www.usspending.org کے مطابق اس رقم کی ٹرانزیکشن ۷ دسمبر ۲۰۰۹ کو ہوئی اور اس گرانٹ کی I.D نمبر SPK33010GR009 (فقیر کے پاس اس سرکاری دستاویز کی نقل موجود ہے) ہے۔ سنی اتحاد کو امریکا کی طرف سے ملنے والی اس رقم کا تذکرہ ۱۲ جنوری ۲۰۱۲ کے تمام قومی اخبارات اور نیوز چینلز میں کیا گیا۔

اس امداد کے متعلق امریکا کا کہنا ہے کہ:

> ''امریکی سفارت خانے کے ترجمان مارک سٹرو نے کہا کہ ۲۰۰۹ میں امریکی سفارت خانے کو سنی اتحاد کونسل کی جانب سے درخواست پہنچی تھی کہ وہ انتہا پسندوں کے خلاف پورے پاکستان میں مظاہرے کرنا چاہتے ہیں جسکے لئے انہیں وسائل درکار ہیں نیز یہ کہ انتہا پسندوں کے حملوں اور بم دھماکوں سے اس اتحاد کونسل میں شامل جماعتوں کے دفاتر کو شدید نقصان پہنچا ہے عوام کو انتہا پسندوں کے خلاف منظم کرنے اور دفاتر کی از سر نو تزئین کیلئے امریکی سفارت خانہ مالی مدد کرے جس پر رقم کونسل کو فراہم کی گئی''۔
>
> (روزنامہ امت ۲۶ جنوری ۲۰۱۲)

سنی اتحاد کے بعض رہنماؤں کو صاحبزادہ جی کی یہ ''انفرادی ڈالرخوری'' پسند نہ آئی اور معقول حصہ نہ ملنے پر اپنی الگ جماعت بنالی چنانچہ اس ڈالرخوری کے انکشاف کے چند دن بعد ہی یہ خبر آئی کہ:

> ''سنی اتحاد کونسل کے متعدد رہنماؤں کی صاحبزادہ فضل کریم سے علیحدگی اپنی جماعت بنالی''۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۲۴ جنوری ۲۰۱۲)

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ بریلوی قوم اپنے ان غداران وطن، دین فروش رہنماؤں کا محاسبہ کرتے انہیں انصاف کے کٹہرے میں لاتے مگر علمائے اہلسنت کی معمولی معمولی باتوں پر رائی کا پہاڑ بنا دینے والے یہ مار آستین اپنے اس گند کو ایسی خاموشی سے ہضم کر گئے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور بڑوں کو ''پوتر'' ثابت کرنے کیلئے سارا ملبہ چھوٹوں پر ڈال دیا گیا، چنانچہ سنی اتحاد کونسل کے سابق اور راندہ درگاہ آرگنائیزر سید صفدر شاہ گیلانی بریلوی صاحب اس رویہ

کے خلاف اپنے کھلے خط میں لکھتے ہیں کہ:

''علامہ سید ریاض حسین شاہ نے امریکی امداد لینے کا جس طرح اشارہ کیا یہ اخبارات میں شائع ہوا وہ اشارہ دو بڑی ہستیوں کی طرف تھا اور اس مقصد کیلئے شاہ صاحب کے گھران ہستیوں سے خود انہوں نے وضاحت طلب کی تھی چونکہ بڑے لوگوں کا مسئلہ تھا اس لئے (معاملہ دانستہ) دبا دیا گیا جبکہ ہم صرف کارکن لوگ ہیں اسی وجہ سے بغیر کسی ثبوت کے ہمارے خلاف کاروائی کی جارہی ہے''۔

(روزنامہ ایکسپریس ۲۲ فروری ۲۰۱۲ ص ۱۰ کالم تصویر کا دوسرا رخ)

موصوف اپنے بڑوں کی ''امریکا یاترا'' کے متعلق انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''امریکا یاترا تو خود علامہ سید ریاض حسین شاہ اور صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب کرتے رہے ہیں حتی کہ امریکا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں سنی اتحاد کونسل کے سیکریٹری جنرل حاجی حنیف طیب اور جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر کے بھائی سید طاہر سعید کاظمی (سابق وفاقی مذہبی امور حامد سعید کاظمی کے بھائی) نے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں امریکیوں سے خصوصی ملاقاتیں کی ہیں''۔

(روزنامہ ایکسپریس ۲۲ فروری ۲۰۱۲ ص ۱۰ کالم تصویر کا دوسرا رخ)

کیا اب بھی کوئی شک رہ جاتا ہے کہ یہ وہ دین فروش طبقہ ہے جس نے مذہب کی چادر اوڑھ کر اور عشق رسالت ﷺ کا مسحور کن نعرہ لگا کر دینی اور قومی غیرت کو چند ڈالروں کے عوض امریکا کے قدموں میں گروی رکھوا دیا ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان غداران ملت سے پوچھیں کہ آخر یہ لوگ امریکی ہوم ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر ملک و اسلام دشمنوں کے ساتھ کیا ساز باز کررہے تھے؟۔

صاحبزادہ فضل کریم پہلی بار ''حرام کا مال'' اپنے پیٹ میں نہیں ڈال رہے بلکہ اس سے پہلے بھی وہ حکومت پنجاب سے مدرسے کے نام پر ۳۵ کروڑ کا پلاٹ لے چکے ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس ۸ جولائی ۲۰۱۰ و روزنامہ امت ۱۰ جولائی ۲۰۱۰)

گورداسپور کے بڑوں کا یہ روحانی فرزند ملک میں فرقہ ورانہ فسادات کروانے کیلئے بھی بیرونی آقاؤں سے پیسے بٹورتا رہا چنانچہ سنی اتحاد کونسل پنجاب کے صدر صاحبزادہ محفوظ شاہ مشہدی نے صاحبزادہ فضل کریم پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ان کی پالیسیاں نہ صرف فرقہ واریت میں اضافے کا سبب بن رہی ہیں بلکہ جس طرح امریکا سے امدادی رقم لینے کے الزام پر انہوں نے اب خاموشی اختیار کرلی ہے اس سے شکوک وشبہات مزید گہرے ہوگئے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ (روزنامہ امت ۲۶ جنوری ۲۰۱۲)

مارچ ۲۰۱۰ میں ربیع الاول کے مہینے میں صاحبزادہ جی کی سربراہی میں جو فسادات کروائے گئے اس کے متعلق خود وفاقی وزیر داخلہ عبدالرحمان ملک کا کہنا ہے کہ:

''فرقہ واریت پھیلانے کیلئے باقاعدہ پیسے تقسیم کئے گئے''۔

(روزنامہ جنگ کراچی یکم مارچ ۲۰۱۰)

اور آج پوری قوم کو معلوم ہو چکا ہے کہ یہ پیسے کن لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ مجھے حیرت ہے کہ صاحبزادہ فضل کریم اور سنی تحریک کے سربراہ ثروت اعجاز قادری صاحب آج کس منہ سے طالبان کی مخالفت کی بات کرتے ہیں جبکہ ان کے بڑے طالبان کے حامی رہے ہیں چنانچہ قائد بریلویت شاہ احمد نورانی بریلوی صاحب کے متعلق جنرل حمید گل کہتے ہیں کہ:

> ''افغانستان پر امریکی حملے کے بعد مسلمانوں میں ایک مایوس فکر نے جڑیں پکڑنا شروع کیں افغانستان پر جوں جوں امریکا کا دباؤ بڑھ رہا تھا اسی رفتار سے دینی اور جہادی جماعتوں پر اس کے منفی اثرات بڑھ رہے تھے اس ماحول میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ایک اجلاس ہوا ''دفاع افغانستان کونسل'' قائم ہوئی اس اجلاس میں تقریبا ۳۵ جہادی اور دینی جماعتوں کی نمائندگی تھی اس اجلاس پر مایوسی چھائی ہوئی تھی۔ ہر کوئی مایوس اور بے بسی کی بات کر رہا تھا۔ میں نے جب یہ کہا کہ افغان قوم کو امریکا شکست نہیں دے سکتا۔ آپ مایوس نہ ہوں تو سب سے زیادہ زوردار انداز سے مولانا شاہ احمد نورانی نے میرے موقف کی حمایت کی بلکہ مولانا نے مجھ سے بھی زیادہ جوش و جذبے سے ان لوگوں کو مایوسی کی دلدل سے نکالنے کیلئے کہا کہ ہمیں جدوجہد جاری رکھنی چاہئے ان شاء اللہ امریکہ ضرور

ذلیل ہو کر افغانستان سے بھاگے گا''۔

(انوار رضا ۲۰۱۰ کا آخری شمارہ: ص ۱۷)

لیجئے آپ کے بڑوں نے تو بقول آپ کے ''جہادی اور طالبان تنظیموں'' میں نئی روح پھونکی ہے تو آج ان کی مخالفت کر کے آپ لوگوں کو شرم وحیاء کا ذرا پاس نہیں؟۔ آج ہر میڈیا چینل پر آ کر صاحبزدہ جی اور ثروت قادری یہی راگ الاپ رہے ہوتے ہیں کہ اس ملک میں دہشت گردی کی وجہ افغان پالیسی ہے جو ضیاء الحق نے بنائی مگر شاہ احمد نورانی بریلوی اسی افغان پالیسی کے متعلق کہتے ہیں کہ:

''جنگ: مولانا ۲۰ سال تک ہم نے جو افغان پالیسی اپنائی کیا وہ درست تھی؟

مولانا شاہ احمد نورانی: وہ درست فیصلہ تھا''۔

(انوار رضا ۲۰۱۰ کا آخری شمارہ: ص ۱۱۳)

''ضیاء الحق صاحب نے افغانستان کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا وہ پاکستان کے مفاد میں تھا اگر ہم وہاں مداخلت نہ کرتے تو پھر نمبر ہمارا تھا''۔

(انوار رضا ۲۰۱۰ کا آخری شمارہ: ص ۱۱۴)

بلکہ نورانی صاحب تو یہاں تک کہتے ہیں کہ:

''اس وقت جہادی قوتیں ہمارے زیر اثر تھیں''۔

(انوار رضا ۲۰۱۰ کا آخری شمارہ: ص ۱۱۳)

امریکا کے سب سے بڑے دشمن ''شیخ اسامہ بن لادن'' کے متعلق آپ کے آنجہانی قائد کہتے ہیں کہ:

''اسامہ بن لادن نے حضور ﷺ کی سنت کے مطابق کام کیا تو مغرب اور سعودی عرب میں امریکا کے ہم خیال حکمران اسامہ کے خلاف ہو گئے''۔

(امام شاہ احمد نورانی: ص: ۱۷۔۱۸ از علامہ مہر محمد خان ہمدانی بریلوی)

چونکہ بریلوی فرقہ بھی سنتوں کا سب سے بڑا دشمن ہے اس لئے وہ بھی اسامہ بن لادن کے خلاف اسی لئے کمر بستہ ہو گئے کہ وہ سنت رسول علیہ السلام پر عمل پیرا ہے۔

اور سنو ڈالروں کے پجاریو! گوانتاناموبے میں قید طالبان مجاہدین کے متعلق صاحبزادہ صاحب کے والد سردار احمد گورداسپوری کے خلیفہ اور بریلوی نباض قوم مولوی ابو داود صادق

رضا خانی کے رسالے میں لکھا ہے کہ:

''وہ لوگ جو گوانتانا موبے کی جیل میں حق کی خاطر قید ہیں ان کے جذبہ ایمانی پر کوئی شک نہیں کیا جا سکتا''۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ: ص ۵: اکتوبر ۲۰۱۰)

میڈیا پر آکر ہم پر دشنام طرازیاں کرنے والے اپنے اکابر کا یہ چہرہ امریکیوں کو کیوں نہیں دکھاتے؟

میں یہاں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ آج اگر صاحبزادہ صاحب کو امریکی ڈالر مل گئے اور انہوں نے سنی اتحاد کونسل کے دیگر لوگوں کو ان ڈالروں میں شریک نہیں کیا تو ایسے افراد کو خواہ مخواہ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں کہ صاحبزادہ صاحب نے ڈالر کیوں وصول کئے حالانکہ امریکا سے ''بریلوی تجوری'' میں ڈالر آنا کوئی نئی بات نہیں، ان کی تو امریکا سے پرانی یاریاں ہیں چنانچہ ارشد القادری صاحب نے جب اپنی بدنام زمانہ کتاب ''زلزلہ'' شائع کی تو اس کتاب کی تعریف اور قادری صاحب کے اس کارنامے پر امریکی حکومت نے انہیں امت مسلمہ میں تفرقہ وانتشار پھیلانے پر اس کتاب کی تعریف میں باقاعدہ ایک خط ارسال کیا جسے قادری صاحب نے بڑے فخر کے ساتھ اس عنوان سے اپنی کتاب میں شائع کیا:

''نقل مراسلہ حکومت امریکا بابت زلزلہ''

(زلزلہ ص ۲۰۵ مکتبہ مظہر فیض رضا برج منڈی لائلپور)

مگر نہ معلوم ایسی کیا مصلحت پیش آئی کہ جب'' مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور'' نے زلزلہ کا نیا ایڈیشن شائع کیا تو اس مراسلے کو بناڈ کار لئے غائب کر دیا شائد زلزلہ لکھنے پر امریکی حکومت سے جو امداد مل رہی تھی وہ آنا بند ہوگئی تھی۔ (بریلوی کتب میں تحریفات پر فقیر کا مضمون ''بریلوی علماء یہود کے نقش قدم پر'' سیف حق کے شمارہ نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں)

بہر حال حکومت انگلیشیہ کی طرف سے ڈالروں کا یہ کھیل تو منظر اسلام بریلی سے شروع ہوکر دعوت اسلامی تک پھیلا ہوا ہے اس کے ثبوت ہم پھر کسی وقت پیش کریں گے۔ اللہ پاک ان دین دشمنوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

گستاخ کا چہرہ

دوسری قسط

پروفیسر ابوالحقائق خراسانی صاحب

گستاخی ۱۲: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

بریلوی مولوی نظام الدین ملتانی لکھتا ہے کہ:

"دوبارہ وہی بھیجا جاتا ہے جو پہلی دفعہ ناکام رہے امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو فیل ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی آمد میں ناکام رہے اور یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت انجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا تلافی مافات ہے"۔

(انوار شریعت: ج ۲، ص ۳۸ حصہ نہم)

قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے رضا خانی فرقہ کا عقیدہ۔۔؟ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کس طرح بے لگام ہو کر کیا کہا جا رہا ہے؟ کہ وہ پہلی دفعہ تبلیغ رسالت میں ناکام رہے اور فیل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ عقل کی خام خیالی اور عقیدے کی شقاوت سے بچائے۔

گستاخی ۱۳: انبیاء کرام علیہم السلام سے چھوٹے بڑے گناہوں کے صدور کا اقرار

مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

"انبیاء کرام کفر و شرک اور عمداً گناہ کبیرہ اور ایسے ہی گناہ صغیرہ سے ہمیشہ معصوم رہتے ہیں جو شان نبوت کے خلاف ہو ہاں خطاءً یا بھول کر ایسا صغیرہ گناہ سرزد ہوسکتا ہے"۔

(تفسیر نعیمی: ج ۱، ص ۲۶۲)

قارئین کرام! علمائے اہلسنت و جماعت دیوبند کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام صغیرہ گناہ سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ لیکن دیکھئے بریلوی حضرات کا عقیدہ کہ ان کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام سے صغیرہ گناہ بھی سرزد ہوسکتا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ بریلویوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے گناہ کبیرہ بھی سرزد ہوسکتے ہیں معاذ اللہ، مفتی احمد یار لکھتا ہے کہ:

"رہے گناہ ان کی تفصیل یہ ہے کہ انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد۔ ہاں نسیاناً خطاءً صادر ہو سکتے ہیں مگر اس پر قائم نہیں رہتے"۔

(جاءالحق: ص ۳۴۰)

عوام کے سامنے یہ بہروپئے کس غلط انداز میں اپنے آپ کو عاشق رسول اور دنیا جہاں کے سارے مسلمانوں کو گستاخ، بے ادب، کافر معلوم نہیں کیا کیا کہہ ڈالتے ہیں لیکن ان کے دل کی کیفیت دیکھئے اور عقیدے کی غلاظت ملاحظہ کیجئے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو کس طرح اپنے غلط عقیدے کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

گستاخی ۱۴: نبی امت کیلئے زحمت ہوتے ہیں۔۔۔؟

بریلوی جماعت کا حکیم الامت مفتی احمد یار خان بریلوی گجراتی لکھتا ہے کہ:

"کسی پر رحمت دوسرے پر زحمت بن جاتی ہے بارش بعض درختوں کے واسطے رحمت اور بعض کیلئے زحمت۔ نبوت اور ولایت کا بھی یہی حال ہے کہ نبی اپنے امتیوں کیلئے رحمت اور حاسدین کیلئے زحمت"۔

(تفسیر نعیمی: ج۱، ص ۴۸۳)

تھوڑی دیر کیلئے تعصب مسلکی سے بالاتر ہو کر بتایئے کہ کیا کوئی صحیح مسلمان کائنات کی ان مقدس ہستیوں کے بارے میں یہ کہہ سکتا ہے کہ جیسے بارش بعض درختوں کے واسطے رحمت اور بعض کیلئے زحمت بن جاتی ہے ایسے ہی نبوت بھی بعض کیلئے رحمت اور بعض کیلئے زحمت بن جاتی ہے (معاذ اللہ)۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید میں ہمارے آقا سرور کونین ﷺ کے بارے میں فرماتا ہے کہ:

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انبیاء کے حاسدین ہمیشہ کثرت میں رہے تو کیا وہ سب پیغمبر علیہم السلام امت کے اکثر لوگوں کیلئے زحمت اور مصیبت بن کر آئے تھے؟ فیروز اللغات میں "زحمت" کا معنی "مصیبت۔ دکھ، سختی، تکلیف، رنج، مشقت، درد" وغیرہ آتا ہے۔ مفتی احمد یار بریلوی خود لکھتا ہے کہ:

"سچ کہا واقعی تھوڑے انسان شاکر بہت سے کافر"۔

(تفسیر نعیمی: ج ۸، ص ۳۳۶۔ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

جب اکثریت کافروں کی ہے اور نبی کافروں کیلئے زحمت ہوتے ہیں تو بتائے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبی امت کے اکثر لوگوں کیلئے ''زحمت'' ہوتے ہیں؟ اور سید الزماں بریلوی لکھتا ہے کہ:

''کیا حدیث شریف میں نہیں آیا کہ بعض انبیاء کرام پر ان کی امت کا ایک فرد بھی ایمان نہیں لایا''۔

(المیزان امام احمد رضا نمبر: ص ۳۸۵)

قارئین کرام غور فرمائیں جب بعضے انبیاء کرام پر ان کی امت کا ایک فرد بھی ایمان نہیں لایا تو کیا یہ انبیاء امت کے تمام افراد کیلئے صرف زحمت بن کر آئے تھے؟ (نعوذ باللہ) کیونکہ ان پر تو ایک فرد بھی ایمان نہیں لایا سب کے سب کافر تھے۔

ہمارا (اہل السنۃ والجماعۃ) کا عقیدہ ہے کہ:

''کوئی نبی بھی اپنی امت کے کسی فرد کیلئے زحمت نہیں ہوتا بلکہ امت تو درکنار کسی دوسری مخلوق کیلئے بھی زحمت نہیں ہوتا بالخصوص ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ مومنین و کفار، محبین و حاسدین، سمیت پوری کائنات کے ذرے ذرے اور چپے چپے کیلئے سراپا خیر سراسر رحمت بن کر آئے تھے''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم

کیا نبی ﷺ کی موجودگی میں کفار و حاسدین اور منکرین پر عذاب کا نہ آنا آپ ﷺ کے باعث رحمت ہونے کی واضح دلیل نہیں؟ کسی نبی کے مبعوث ہونے سے اگر حاسدین کے حسد میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ ان حاسدین کی اپنی بدبختی، بدنصیبی، بدقسمتی، اور اپنا قصور ہوتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نکالنا کہ نبی حاسدین کیلئے زحمت (مصیبت) ہوتے ہیں یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟ کیا دنیا میں اس زندقہ کی کوئی اور مثال ہے؟ اور حاسدین کے حسد میں زیادتی کا باعث اور قصوروار انبیاء کرام کو ٹھہرانا خالص غیر اسلامی نظریہ اور گستاخی ہے۔ جس کی مثال دنیا میں سوائے بریلوی مکتبہ فکر کے اور کہیں نہیں ملتی۔

گستاخی ۱۵: کیا شیطان نبی اکرم ﷺ کی آواز بنا سکتا ہے؟

مفتی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتا ہے کہ:

''ابلیس پیغمبر کی شکل تو نہیں بنا سکتا مگر آواز ان کی آواز سے مشابہ کر دیتا ہے''۔

(تفسیر نور العرفان: ص ۵۳۹)

اور اسی طرح اس نظریہ کا اظہار اس بریلوی عالم نے اپنی مختلف کتابوں میں کیا ہے مثلاً: تو مواعظ نعیمیہ: ص ۱۴۱۔

گستاخی ۱۶: نبیوں کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات ہے

یہی مفتی احمد یار بریلوی لکھتا ہے کہ:

''انبیاء کرام کا جھوٹ بولنا ممکن بالذات اور محال بالغیر ہے''۔

(تفسیر نعیمی: ج ۱، ص ۱۷۲)

گستاخی ۱۷: نبی کی بات ماننا فرض نہیں

اسی مفتی احمد یار کا لڑکا مفتی اقتدار خان لکھتا ہے کہ:

''نبی پر ایمان فرض ہے اطاعت فرض نہیں''۔

(تفسیر نعیمی: ج ۱۶، ص ۲۰۲)

گستاخی ۱۸:

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ:

''مولوی برکات احمد میرے پیر بھائی (تھے)۔۔جب ان کا انتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی''۔

(ملفوظات احمد رضا: حصہ دوم، ص　　غیر تحریف شدہ ایڈیشن)

الحمد للہ علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کی قبروں سے خوشبو آنا آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہے اور دنیا نے گواہی دی کہ یہ خوشبو ان کے حق پر ہونے کی علامت ہے۔ مولانا موسیٰ خان روحانی بازیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا علی شیر حیدری شہیدؒ، مولانا عبد الغفور ندیم شہیدؒ، مولانا عبد الصمد سومروؒ، مولانا منہاس، مولانا عبد الرشید غازی شہیدؒ، کی قبروں سے خوشبو آنا دنیا نے محسوس اور مشاہدہ کیا، لیکن بریلوی جماعت کی بدقسمتی ہے کہ ان کو خوشبو کا اعزاز تو

درکنار صحیح عقیدہ بھی نصیب نہیں۔ علمائے اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ کسی بزرگ کی قبر سے خوشبو خواہ کتنی ہی عمدہ کیوں نہ ہو نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک سے جس میں آپ ''زندہ حیات'' ہیں کی خوشبو سے عمدہ اور اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ ہم نے جو عبارت نقل کی ہے اس میں احمد رضا خان کا کس قدر عجیب عقیدہ ہے کہ برکات احمد کی قبر سے وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ معاذ اللہ۔

(جاری ہے)

رضا خانیوں کی درود ابراہیمی سے ناراضگی

آخری قسط

عبدالواجد نقشبندی مانسہرہ

اور احمد رضا خان نے بھی روضہ انور پر صرف سلام عرض کرنے کی تلقین کی ہے۔ ملاحظہ ہو فتاوی رضویہ ج۴ص۲۲۷۔ نیز احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ:

"سب درود سے افضل درود وہ ہے جو ہے جو سب اعمال سے افضل عمل میں یعنی نماز میں مقرر کیا گیا ہے"۔

(فتاوی رضویہ: ج۳،ص۸۴)

اب فیصلہ کیجئے کہ گرو سچا ہے یا چیلہ۔۔۔؟؟؟؟

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
لائے ہیں بزم یار سے لوگ خبر الگ الگ

علامہ عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ سے صحیح احادیث سے درود شریف پڑھنے کی کیفیت منقول ہے اور وہ سلام سے خالی ہے سو یہ کافی دلیل ہے کہ اکیلا درود پڑھنا جائز ہے"۔

(شرح نبراس: ص۸)

احمد رضا خان نے "کشف الغمہ" سے حدیث نقل کی ہے کہ:

آپ ﷺ نے فرمایا جو کہے صل اللہ علی محمد اس نے ستر دروازے رحمت کے اپنے لئے کھول لئے"

(فتاوی رضویہ: ج۲ص۴۵۹)

بلکہ احمد رضا خان کی کتابوں سے بیسیوں مقامات پر صرف درود ثابت ہے وہاں سلام کے الفاظ ساتھ نہیں لکھے ہوئے اور ذریت رضا اعلی حضرت کو نبیوں سے زیادہ معصوم سمجھتے ہوئے اور اس کی وصیت کو جانتے ہوئے بھی نمک حرامی کا ثبوت دے رہے ہیں احمد یار درود بغیر سلام کو نامکمل اور اس کا بیٹا کبیرہ تک کہہ گیا مگر احمد یار کی کتاب "جاء الحق" ص

۳۳۷، ۳۶۹، ۵۵۲، صرف درود لکھا ہے سلام نہیں۔۔۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

معزز قارئین! صرف درود کو تو ابتدائی درجے کا طالب علم ہو ''شرح مائۃ عامل'' اور ''ہدایۃ النحو'' پڑھنے والا ہو وہ بھی مکروہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کتابوں کے شروع میں صرف ''درود'' لکھا ہوا ہے سلام نہیں۔ ہم حیران ہیں رضا خانی امت کے ان مفتیوں پر کہ ان کو شرح مائۃ عامل دیکھنے کی بھی توفیق نہ ہوئی کیا ایسے جاہلوں کا مسند افتاء پر بیٹھ جانا قیامت کی نشانی نہیں؟ بریلویوں کی اپنی بے شمار کتب میں صرف درود ''نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم'' لکھا ہوا ہے، اگر ہم ان کتابوں کے نام بتانا شروع ہو جائیں تو ایک طویل فہرست تیار ہو جائے۔

اگر درود وسلام میں یہ افراد ''مکروہ تحریمی'' ہوتا تو تمہارے احمد رضا خان کو ہی سمجھ آ جاتی ہوتی کہ میں کیا کر رہا ہوں اس صدی میں مکروہات کا بادشاہ بنا بیٹھا ہوں،

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

(قسط چہارم)

۱۹) حدیث میں تبدیلی کا قصور:

عرض: علاج کرنا سنت ہے یا نہ کرنا؟

ارشاد: دونوں سنت ہیں۔ یہ بھی ارشاد ہوا ہے "تداء وا عباد اللہ فان الذی انزل الداء انزل الدواء لکل داءٍ"

ترجمہ احمد رضا: علاج کرواے اللہ کے بندوں کہ جس نے مرض اتارا ہے اس نے ہر مرض کی دوا بھی اتاری ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۵۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں:

"تداو وعباداللہ فان اللہ لایضع داءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دواءً" (عن اسامة بن شریک)

(کنز العمال، کتاب الطب: الباب الاول فی الطب حدیث ۲۸۰۷۲ حدیث ۲۸۰۸۹ ج ۱۰ ص ۴۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کے لکھنے میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان نے اپنے سوء حافظہ یا عادتِ تحریفانہ کی بنیاد پر "فان اللہ" کے بجائے "فان الذی" لکھ دیا۔

(۲) اور حدیث کے اگلے پورے جملے کو اپنی طرف سے بدل دیا اصل الفاظ یوں تھے

"لایضع داء اِلَّاوضع لهُ دواءً"

لیکن احمد رضا نے یہ الفاظ بدل کر اسطرح لکھ دیئے:

"انزل الداء انزل الدواء لکل داءٍ"

(۳) اور ترجمہ بھی اسی طرح کیا ہے جسطرح کے الفاظ نقل کیے ہیں جو اس بات کی گواہی ہے کہ اسمیں احمد رضا کے سواء کسی کا قصور نہیں۔

۲۰) تبدیلی الفاظِ حدیث کی ایک نئی مثال:

صدیقؓ وفاروقؓ کے وصال کو تیرہ سو برس ۱۳۰۰ سے زائد ہوئے۔ اسوقت تک تبرّے سے انھیں نجات نہیں یہ کیوں۔ اسلئے کہ غاشیہ اٹھایا حق کا اپنے کندھوں پر اور دور مٹایا اہل باطل کا ''رحم الله عمر تركه الحق ماله من صديق''۔ اللہ رحمت کرے عمر پر کہ حق گوئی نے اسے ایسا کر دیا کہ اسکا کوئی دوست نہ رہا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱ نوری کتب خانہ لاہور)

روایت کے اصل الفاظ:

اس حدیث میں عربی جملہ کے الفاظ اصل میں اسطرح ہیں:

''رحم الله عمر تركه الحق ليس له من صديق''

(التمھید لابن عبداللہ ج ۵ ص ۱۲۲ مکتبہ)

غلطی کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے ''لَیسَ'' کو 'ما' سے بدل دیا اور یہ بھی احمد رضا کی قوت حافظہ کی بہترین دلیل ہے۔

۲۱) تبدیلی اور بڑھانے کا جرم:

بعض صحابہ ءکرامؓ نے جو نئے مسلمان ہوئے تھے نماز میں حضور اقدس ﷺ پر سبقت کی بعد نماز کو حضور نے ارشاد فرمایا۔

''اترون ان قبلتي امامي اني ارى من خلفي كما ارى من امامي''

ترجمہ احمد رضا: کیا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کو ہے۔ میں ایسا ہی اپنے پیچھے دیکھتا ہوں جیسا آگے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۶۸ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

''هل ترون قبلتي ها هنا أني ارىٰ من خلفي كما ارىٰ من امامي''

(المعجم الاوسط، حدیث ۴۹۶۶ ج ۳ ص ۴۰۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کی نقل کی غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے ''هل'' کو 'اَ' سے

(۲)اور ''ھاھنا'' کو ''امامی'' سے تبدیل کر دیا۔

(۳)اور پھر اپنی طرف سے ''قبلتی'' سے پہلے ''انّ مشه بالفعل'' بڑھا دیا اور یہ سب احمد رضا کی ذہانت اور حافظہ کی کارستانی ہے یا پھر ذوق تحریف کا نمونہ ہے۔

(۲۲) الفاظ حدیث میں بے ترتیبی:

''چھپا کر دینا محتاجوں کو اعلیٰ و افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:

''صدقة السرّ تدفع ميتة السوء وتطفئ غضب الربّ''

ترجمہ احمد رضا: چھپا کر صدقہ دینا بُری موت سے بچاتا ہے اور رب العزت جل جلالہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

اس مذکورہ بالا حدیث کے اصل لفظ یوں ہیں:

''صدقه السرّ تطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء''

(المعجم الکبیر حدیث ۱۰۱۸ جلد ۱۹ ص ۴۲۱، صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ باب صدقۃ التطوع حدیث ۳۲۹۸ ج ۵ ص ۱۳۱)

احمد رضا نے اس حدیث کی ترتیب بدل دی ہے اور ''تطفی غضب الرَّب'' (جو کہ مقدم تھا) اسے مؤخر کر دیا اور

''تدفع ميتة السوء'' (جو کہ مؤخر تھا) اسے مقدم کر دیا۔

اور ترجمہ بھی اسی غلط ترتیب کے مطابق کیا ہے جو کہ احمد رضا کی کند ذھنی کی زندہ مثال ہے۔

(۲۳) حدیث میں اضافہ کرنے کی غلطی:

(پھر فرمایا) زندگی میں اپنے واسطے صدقہ کرنا بعد موت کے صدقہ سے افضل ہے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔

''افضل الصدقة ان تصدق وانت صحيح شحيح ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا الاو قد كان لفلان تامل الغنى وتخشى الفقر''

ترجمہ احمد رضا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تو صدقہ کرے اس حال میں کہ تو تندرست ہو اور مال پر حریص۔ خواہشمندی سے دولت کی تمنا رکھتا ہوا اور محتاجی سے ڈرتا ہو یہ

نہ ہو کہ جب دم گلے میں اٹکے اس وقت کہے کہ فلاں کو اتنا فلاں کو اتنا کہ اب تو فلاں کیلئے ہو ہی چکا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۷۴ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ حدیث کے الفاظ اصل میں ایسے ہیں:

"قال رجل للنبی ﷺ ای الصدقة افضل قال ان تصدّق وانت صحیح حریص تامل الغنی وتخشی الفقر ولاتمهل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلانٍ کذا ولفلانٍ کذا وقد کان لفلانٍ"

(بخاری ص ۳۸۴ جلد اول، کتاب الوصایا، باب الصدقۃ عند الموت۔ قدیمی کتب خانہ)

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

(۱) بانی بریلویت احمد رضا نے اس حدیث کی ابتداء میں "**افضل الصدقه**" کو جواباً بڑھا دیا ہے۔

(۲) اور لفظ "**حریص**" ہٹا کر اپنی طرف سے لفظ "**شحیح**" زائد کر دیا۔

(۳) اور لفظ "**تامل الغنی وتخشی الفقر**" جو کہ "**حریص**" کے بعد تھا اسے احمد رضا نے حدیث سے بالکل آخر میں کر دیا۔

(۴) اور "**وقد کان لفلان**" کو خان صاحب نے "**الّا وقد کان لفلان**" سے بدل دیا۔

۲۴) "**خیر هم**" کے بجائے "**آخر هم**" لکھ دیا اور اضافہ کر دیا:

عرض: حضور وسط کے معنٰی افضل کے بھی آتے ہیں جیسے "**وجعلنكم امة وسطاً**"

ارشاد: ہاں وسط کیلئے افضلیت لازم ہے آیت کے معنٰی یہ ہیں "ہم نے تم کو بہتریں امت بنایا۔

حدیث میں ارشاد ہوا۔

"انتم تتمون سبعین اُمّة من قبلکم وانتم آخر هم"

ترجمہ احمد رضا: تم سے پہلے ۱۶۹ امتیں گزریں اور تم سب سے پچھلے ہو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۸۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

حالانکہ حدیث کے الفاظ اس طرح وارد ہیں:

"انتم تتمون سبعین اُمّة انتم خیر ھا"

(مستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر فضائل ھذہ الامۃ ج ۴ ص ۹۴ مکتبہ دار المعرفۃ بیروت دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۷ء)

نقل حدیث میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا نے لفظ "خیرھا" کو بدل کر "آخرھم" لکھ دیا جو خان صاحب کے قوت حافظہ کا نمونہ ہے۔

(۲) اور "من قبلکم" کا جملہ بھی اپنی طرف سے بڑھا دیا۔

(۳) اور "واؤ" کا اضافہ بھی اپنی جانب سے کر دیا۔

(۴) اور احمد رضا کی یہ سب غلطیاں انکے ترجمہ میں بھی نمایاں ہیں اسلئے ان غلطیوں کو کاتب یا مرتب یا ناشر کی طرف منسوب کرنا حقیقت کے ساتھ کھلا ظلم ہوگا۔

(۲۵) "اٰخر النبیین" کو "آخر الانبیاء" سے بدل دیا

احمد رضا خان ایک روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"شب معراج رب العزۃ جل جلالہ نے حضور اقدس ﷺ سے ارشاد فرمایا :اغم علیک ان جعلتک آخر الانبیاء"

ترجمہ احمد رضا: کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمھیں سب سے پچھلا نبی کیا عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمھاری امت کو اس بات غم ہوا کہ میں نے انہیں سب سے پچھلی امت کیا۔ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ ارشاد فرمایا: میں نے انہیں اس لئے سب سے پچھلی امت کیا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رُسوا کروں اور انھیں کسی کے سامنے رُسوا نہ کروں"۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۸۶ نوری کتب خانہ لاہور)

اصل حدیث کے الفاظ:

الخصائص الکبریٰ، باب کلامہ للہ عزوجل عند سدرۃ المنتھی جلد۲ ص ۳۳۱

"ھل غمک ان جعلتک اٰخر النبیّٖن"

حدیث کے نقل میں غلطیاں:

(۱) اس حدیث میں احمد رضا خان "ھل" کو "أ" سے تبدیل کر دیا۔

(۲) اور "غمک" کو "غم علیک" سے بدل دیا

(۳) اور "آخر النبیین" کو "آخر الانبیاء" سے تبدیل کر دیا۔

(۲۶) "ولا صورۃ" کو "او تصاویر" سے بدل دیا:

عرض: کُتے کا رواں تو ناپاک نہیں۔

ارشاد: صحیح یہ ہے کہ کتے کا صرف لعاب نجس ہے لیکن بلاضرورت پالنا نہ چاہیے کہ رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔

حدیث صحیح ہے کہ جبریل کل کسی وقت حاضری کا وعدہ کر کے چلے گئے دوسرے دن انتظار رہا مگر وعدہ میں دیر ہوئی اور جبریل حاضر نہ ہوئے سرکار باہر تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ جبریلؑ در دولت پر حاضر ہیں۔ فرمایا کیوں۔ عرض کیا "انا لاندخل بیتاً فیہ کلب او تصاویر" رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جسمیں کتا ہو یا تصویر ہو اندر تشریف لائے سب طرف تلاش کیا کچھ نہ تھا۔ پلنگ کے نیچے ایک کتے کا پِلّا نکلا اسے نکالا تو حاضر ہوئے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوم صفحہ ۲۹۲ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

"انا لاندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ"

(سنن ابی داوٗد ص ۲۱۹ ج ۲ کتاب اللباس، باب فی الصور حدیث ۴۱۵۷)

غلطی کی نشاندہی:

احمد رضا نے اس حدیث میں "ولا صورۃ" واحد کو تصویر کی جمع "اَوْ تصاویر" سے بدل دیا۔

(جاری ہے)

سوانح بانی بریلویت حقائق و معلومات کے آئینے میں

محمد سفیان معاویہ

(قسط اول)

"مسلک رضا" کے بانی کی سوانح حیات کو چھیڑنے سے پہلے اگر اسی مسلک کے چند لوگوں کے ہاں "بانی مسلک رضا" کا تعارف معلوم ہو جائے تو آگے بات سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی۔

فاضل بریلوی کا مقام دور حاضر میں

(۱) بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی ثم بدایونی صاحب "بانی مسلک بریلویت" کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"غیر فصیح اور غلط لفظ بچپن میں بھی زبان مبارک پر نہ آیا جسم و جان قلب و زبان کے مالک رب تبارک نے آپ کو ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔"

(سیر اعلیٰ حضرت و کرامات ص ۱۲۶، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

ایک جگہ مفتی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ:

"ہر موقع پر ان کی زبان ملکوتی قوت کے اقتدار میں حرکت کرتی تھی جہاں سہو و نسیاں کا گویا گزر ہی نہیں ہوتا تھا ان کا ہر جواب ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑے غور و تامل کے بعد دیا گیا ہو۔" (ایضاً ص ۸۱)

یعنی سہو و نسیان نہ ہوتا تھا۔

"ایک جگہ بریلوی حکیم الامت لکھتے ہیں کہ:

اعلیٰ حضرت قبلہ کی زبان کھلی تو صاف تھی اور بچوں کی طرح کج مج نہ تھی۔ غلط الفاظ آپ کی زبان سے سنے ہی نہ گئے"۔

(ایضاً ص ۲۹)

(۲) شاہ اولاد رسول مارہروی صاحب مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلق کہتے ہیں کہ:

"اعلیٰ حضرت کو میں ابن عابدین شامی پر فوقیت دیتا ہوں کیونکہ جو جامعیت

اعلیٰ حضرت کے ہاں ہے وہ ابن عابدین شامی کے ہاں نہیں"

(فقیہ اسلام ص ۳۰ از ڈاکٹر احسن رضا اعظمی، مطبوعہ ادارہ تصنیفات امام احمد رضا کراچی)

(۳) ڈاکٹر احسن رضا اعظمی صاحب اس بات سے متفق ہیں کہ:

"علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا (احمد رضا خان) کے شاگرد ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں"

(فقیہہ اسلام ص ۳۱)

(۴) بانی دعوت اسلامی مولوی الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"مجدد اعظم امام احمد رضا خان"

(فیضان سنت ص ix سن طباعت سوم، مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

(۵) مولوی صابر حسین شاہ بخاری قادری صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"سنئے کہ اعلیٰ حضرت (مولوی احمد رضا خان صاحب) اس فن میں امیر المومنین فی الحدیث میں"۔

(امام احمد رضا محدث بریلوی اور فخر السادات سید محمد محدث کچھوچھوی ص ۲۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

(۶) بریلوی محدث کچھوچھوی صاحب ایک خطبے میں کہتے ہیں کہ:

"تصدیق حق میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پرتو۔۔ باطل چھانٹنے میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظہر۔۔۔رحم وکرم میں ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی تصویر۔۔۔باطل شکنی میں حیدری شمشیر۔۔دولت فقہ ودرایت میں امیر المومنین ۔۔۔سلطنت قرآن حدیث کا مسلم الثبوت و زہر المجتہدین ۔۔۔اعلیٰ حضرت علی الاطلاق امام اہلسنت فی الافاق ۔۔مجدد مائۃ حاضرہ ۔۔مدید ملت طاہرہ ۔۔۔اعلم العلماء عند العلماء ۔۔۔قطب الارشاد علی لسان الاولیاء ۔۔۔فانی فی اللہ والباقی باللہ ۔۔۔عاشق کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔۔۔مولانا شاہ احمد رضا خان"

(ایضاً ص ۳۰)

(۷) کیپٹن شکیل احمد اعوان بریلوی صاحب "مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''امام احمد رضا کی عظیم علمی کاوشوں اور تجدیدی کوششوں کو بہ نظر غائر دیکھا جائے تو آپ امام غزالیؒ ، امام فی الدین ابن عربی، امام ابوالحسن شعرانیؒ ، امام ابومنصور ماتریدی ، علامہ ابوبکر محمد بن الطیب باقلانی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ جیسی عظیم علمی روحانی اور مصلح شخصیات کی صف میں نظر آتے ہیں''۔

(امام احمد رضا اور احیائے دین ص ۲۶، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

(۸) مولوی عبدالعلیم صدیقی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''عیاں ہے شان صدیقی تمہاری شان تقوی سے
کہوں کیوں کر نہ اتقی جب کہ خیر الاتقیا تم ہو''

(امام احمد رضا اور احیائے دین ص ۳۵، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

(۹) مولوی عبداللطیف نعیمی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور صاحب لکھتے ہیں کہ

''فقہ میں تو احمد رضا کا کوئی ثانی نہیں''۔

(ارادۃ الادب لفاضل النسب ص ۱، مطبوعہ اسلامک بک سروس لاہور)

(۱۰) پروفیسر حافظ محمد شکیل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا کے شاگرد ہیں۔ یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں۔''

(رضا کوئز بک ص ۲۰۸، مطبوعہ مسلم کتابوی لاہور)

(۱۱) مولوی عبدالحکیم شرف قادری بریلوی محدث کچھوچھوی کے الفاظ نقل کرنے میں خیانت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی حفاظت فرمائی اور زبان و قلم کو نقطہ برابر لغزش تک سے محفوظ رکھا''۔

(یاد اعلیٰ حضرت ص ۳۲، مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور)

(۱۲) احکام شریعت کے مقدمہ میں بریلوی محدث کچھوچھوی کے درج ذیل الفاظ موجود ہیں کہ:

''علمائے عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یا حضرت شیخ محقق مولانا محمد عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مولانا بحر العلوم عبدالعلی فرنگی محلی یا پھر اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولیٰ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور

زبان وقلم نقطہ برابر خطا کرے اس کو ناممکن فرمادیا"

(احکام شریعت ص ۲۷، مطبوعہ ممتاز اکیڈمی لاہور)

(۱۲) بریلوی جانشین حکیم الامت مفتی اقتدار احمد خان نعیمی گجراتی نے بھی محدث کچھوچھوی کے مذکورہ بالا الفاظ نقل کیے ہیں۔

(تنقیدات علی مطبوعات ص ۱۴۴، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ گجرات)

(۱۳) مولوی عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

"کوئی انصاف پسند اور صاحب نظر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ امام احمد رضا واقعی فقہ میں علامہ شامی سے بھی آگے نکل گئے ہیں"۔

(اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام ص ۶۴، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

(۱۴) مولوی غلام رسول سعیدی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"طبقات فقہا کے اعتبار سے اعلیٰ حضرت کا موازنہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ قواعد شرعیہ وضع کرنے کی وجہ سے آپ میں طبقہ اولیٰ یعنی ائمہ اربعہ کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔"

(مقالات سعیدی ص ۵۷۰، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

ایک جگہ یوں احمد رضا کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

"انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے دماغ میں سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مجتہدانہ ذہانت ہے، آنکھوں میں خصاف کی ضیاء ہے، عقل ابوبکر رازی کی ہے اور حافظہ قاضی خان کا معلوم ہوتا ہے۔"

(ایضاً ص ۵۵۰)

(۱۵) ڈاکٹر احسن رضا اعظمی بریلوی لکھتے ہیں کہ:

"امام احمد رضا کی قوت حافظہ قرون اولیٰ کی یاد دلاتی ہے۔"

(فقیہہ اسلام ص ۲۰)

آگے لکھتے ہیں کہ:

"کیوں نہیں وہ تو محدثین کے امام ہیں"۔

(ایضاً ص ۲۰)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''گویا اعلیٰ حضرت بہ یک وقت ابن ھمام بھی تھے اور ابن عابدین بھی''
(ایضاً ص ۴۵۶)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

''علم حدیث میں آپ امام سیوطی کے مظہر نظر آتے ہیں تو تفسیر میں ابن جریر کے پرتو ہیں۔ علوم عربیہ میں سحبان کی شان رکھتے ہیں تو امام ابوحنیفہ کے قواعد واصول برتنے میں آپ پر بزدوی سرخسی کا شبہہ ہوتا ہے اور صرف انہیں علوم تک نہیں بلکہ جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ میں آپ کی شان یکساں معلوم ہوتی ہے۔''
(ایضاً ص ۴۵۵)

(۱۶) احکام شریعت میں مسئلہ ۱۰۰ میں مولوی احمد رضا خان کے القاب یوں لکھوائے گئے ہیں کہ:

''قبلہ کونین وکعبہ دارین''
(احکام شریعت ص ۲۰۳ حصہ دوم)

(۱۷) مولوی حسن علی رضوی میلسی بریلوی نے مولوی احمد رضا خان پر کتاب مرتب کی جس کا نام یہ رکھا کہ:

''مناقب مجدد اعظم''
(مطبوعہ انجمن انوار القادریہ کراچی)

(۱۸) فدائے رضویت ایوب علی رضوی بریلوی صاحب مولوی احمد رضا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''حشر میں جب ہو قیامت کی تپش
جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا احمد رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح ص ۴۸، مطبوعہ بہاریپور بریلی ہندستان)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

تو حدیث و فقہ میں یکتا امام
اور مفسر طبری سا احمد رضا
بلکہ طبری کا بھی وہ مرتبہ نہیں
جو ہے تیرا مرتبہ احمد رضا
(نغمۃ الروح ص ۴۳)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

تم سے کیا وہ دین حق سے پھر گیا
جو پھرا تم سے شہا احمد رضا
(ایضاً ص ۴۲)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں کہ:

دیوبندی نیچری ندوی سبھی
پڑھتے ہیں کلمہ تیرا احمد رضا
(ایضاً ص ۴۳)

یعنی مولوی احمد رضا خان کا کلمہ پڑھانے کے درپے ہیں۔

ایک جگہ یوں کہتے ہیں کہ:

"چار جانب مشکلیں ہیں ایک میں
اے میرے مشکل کشا احمد رضا
(ایضاً ص ۴۴)

"قبر و حشر و نشر میں تو ساتھ دے
ہو مرا مشکل کشا احمد رضا"
(ایضاً ص ۴۸)

مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محبّ
دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۷)

"دل ملا آنکھیں ملیں ایمان ملا

جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا

(نغمۃ الروح ص ۴۲)

''مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص۲۴)

''نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے
ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا خان کا

(ایضاً ص۲۵)

(۱۹) بریلوی مولوی محمد نورالدین صاحب نظامی جیبی پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور۔یوپی لکھتے ہیں کہ:

''مجدد اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی حضرت مولانا الحاج شاہ احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

(سوانح امام احمد رضا ص۳۰ ،مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

(۲۰) بریلوی حکیم ابوالبرکان مولوی نعیم الدین صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری نائب شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی لکھتے ہیں کہ:

''آپ کے اوصاف تک کس کی رسائی ہو بھلا
ہو نبی کے معجزہ بس ختم ہے اس پہ سخن

(ایضاً ص۳۷)

(۲۱) اب ذرا مولوی احمد رضا خان صاحب کے اپنی ذات کے بارے میں بھی الفاظ پڑھ لیں کہ:

''میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مظبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔''

(وصایا شریف ص۲۰،مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

ہر فرض سے اہم فرض مولوی احمد رضا خان کی بات کو ماننا ہے۔

(۲۲) تبھی تو یہ الفاظ سے بریلوی علماء کی زبان سے نکلے کہ:

''رہی یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔اس کو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے''۔

(الصوارم الہندیہ مع التحقیقات لدفع التلبیسات ص ۱۳۸، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

یہی بات انوار شریعت جلد اوّل ص ۱۴۰ اور فتاوی صدر الفاضل ص ۸۲ اور ص ۱۳۴ پر لکھی ہے۔

قارئین کرام!!!

یہ تھا مولوی احمد رضا بریلوی بانی بریلویت کا مقام خود ان بریلویوں کی نظر میں۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں جو مبالغہ آمیزیاں بریلوی حضرات نے کی ہیں اس کو آپ بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ یہ حوالہ جات مستند ومعتبر بریلوی کتب سے بیان کیے گئے ہیں اور سب مولوی بریلوی حضرات میں معتبر ومستند مانے جاتے ہیں۔

احمد رضا خان بدنام زمانہ شخصیت

برادران اسلام!

اب ہم آپ کو بتائیں گے کہ مولوی احمد رضا خان بانی بریلویت اپنے دور میں حتی کہ پاکستان بننے کے بعد بھی خلقت میں بہت زیادہ بدنام تھے بلکہ تنقید پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔اس کا ثبوت ہم بریلوی حضرات ہی کے جید بریلوی ملاؤں سے پیش کریں گے۔

(۱) بانی بریلویت اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی:

پہلے مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے بارے میں جان لیں کہ یہ صاحب کون ہے۔

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''جہان رضا'' لاہور لکھتے ہیں کہ:

''قیام الملت والدین حضرت مولانا شاہ عبدالباری فرنگی محلی اہل سنت کے معروف عالم دین بلند پایہ روحانی پیشوا فرنگی محلی لکھنؤ کی مذہبی روایات کے امین اور آخری علمی تاجدار تھے''

(کلیات مکاتیب رضا اوّل ص ۳۳، مطبوعہ مکتبہ بحر العلوم، مکتبہ نبویہ لاہور)

آگے لکھتے ہیں کہ:

''حضرت مولانا اور امام احمد رضا باہم دوست اور رمز شناس تھے''۔

(ایضاً ص ۳۳)

اب پڑھیے جو انہوں بانی بریلویت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا:

(i) ''جو متکبرانہ انداز مولوی احمد رضا خان صاحب نے ہم لوگوں کے ساتھ برتا ہے۔''

(الطاری الداری حصہ دوم ص ۲۔ الطاری الداری حصہ سوم ص ۱۰۴، مطبوعہ حسنی پریس بریلی شریف)

(ii) ''مگر اس پیکر تکبر کے روبرو گردن جھکانے کو بلکہ اس سے تخاطب کو بھی اب نہ اپنی بلکہ حق کی بے غیرتی تصور کرتا ہوں''۔

(ایضاً ص ۱۰۴)

(iii) ''جناب کی نفسانیت اگر پایہ ثبوت کو پہنچ تو پھر اعراض ہی مناسب ہوگا''

(ایضاً ص ۱۰۴)

(iv) ''میں تو جناب کے ایرادات قویہ وادلہ قاہرہ دیکھ کر دنگ ہوگیا جن سے جناب کی دماغی قابلیت کا ثبوت ہوتا ہے''۔

(ایضاً ص ۱۰۴)

(v) ''آپ کو دیانت دار مگر متشدد سمجھتا تھا مگر آپ نے ایک واقعہ کی دیدۂ دانستہ اس طرح سے صاف تکذیب کی ہے جو سراسر غلط ہے دنیا آپ کو کچھ کہے لیکن جو اس وقت موجود تھے وہ اب کسی طرح آپ کی دیانت کے قائل نہیں ہوسکتے۔ آپ کو یاد ہوگا اور ضرور یاد ہوگا کہ میں نے ایسا دندان شکن جواب دیا تھا کہ آپ دم بخود گھر میں گھس گئے۔''

(ایضاً ص ۱۰۵۔۱۰۴)

(vi) ''آپ کے پوشیدہ وصف پر مجھے وقوف ہوگیا خوب ہوا اب اعتماد کرنے والا وہی ہوگا جو آپ کے کمالات معنوی سے غافل ہو۔''

(ایضاً ص ۱۰۵)

(vii) ''اس وقت مجھ پر آپ کی قابلیت بھی ظاہر ہوگئی۔ آپ کے ایرادات قاہرہ و اعتراضات باہرہ ایسے نہیں جن کی طرف توجہ کی جائے''۔

(ایضاً ص ۱۰۵)

(viii) ''آپ نے جو چال چلی ہے اس میں میَں پھنس نہیں سکتا ہوں آپ چاہتے ہیں

کہ میں آپ سے الجھوں اور حکومت شیطانیہ کی خدمت آپ انجام دے کے مستحق اعزاز ہوں تو ایسا نہیں ہوگا۔ آپ ہی الجھے رہیں گے اور شر سے آپ کے دوسرے محفوظ رہیں گے''۔

(ایضا ۱۰۵)

(ix) ''میں آپ کی مہملات کا جواب نہ دوں گا جناب نے ایک خاصی تعداد بہتان کی باندھ رکھی ہے کہ میں نے یہ کیا یہ کیا اس کی قلعی کھلے گی''۔

(ایضاً ص ۱۰۵)

(x) ''جناب نے فتاوؤں تحریروں کے ذریعہ سے جو کچھ گلفشانی کی ہے اور جس تجدید دین کا دار مدار سمجھا ہے وہ اسلاف سے بعید ہے''۔

(ایضاص ۱۰۵)

(xi) ''آپ بہت تیزی نہ فرمائیے اس وقت تک بہت ادب گیا اور آپ کا وقار قائم رکھا گیا مگر آئندہ ایسا نہ ہوگا جناب مطالبات کو اپنے ہی گھر میں رکھیے''۔

(ایضاً ص ۱۰۵)

(xii)

''حرم کے ہر ہر ذرہ کی بے حرمتی کا عصیاں آپ کے سر پر ہے قرآن شریف کے ساتھ جو بے ادبی ہوئی ہے اس کا پشتارہ آپ کی کمر پر ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے قطرہ خون سے آپ کا دامن آلودہ ہے۔ چپہ چپہ جزیرہ العرب آپ کی گردن میں طوق ہو تو کچھ تعجب نہیں۔ بغداد کی سرکاری آپ کی شاکی ہوں۔ شہدائے کربلا آپ کی فریادی ہوں، امیر نجف آپ پر نفرت کریں تو بجائے بصرہ کی رابعہ رضی اللہ عنہا اور امام بصری اور حواری رسول اللہ آپ کے نصاری سے موالات سے بیزار ہوں تو حق ہے۔ یہ صلیب جہاں جہاں لہرا رہی ہے سب آپ کے داماں بے غیرتی کی حرماں نصیبی کا پرچم ہے۔ خلیفہ ایسے یزیدوں سے نالاں ہو تو کیا کرے۔ جتنے مسلمان شہید ہوئے جتنے بچے ذبح ہوئے، جتنی مسلمات بے حرمت ہوئیں، جتنے مشائخ مصائب میں پڑے جس قدر مال لٹا جتنے مکانات مسلمانوں کے ویران ہوئے ان کا وبال آپ ایسے حضرات پر ہے۔

انگریزوں کی ہمت آپ لوگوں کی وجہ سے ہوئی مسلمانوں کو مسلم سے لڑنے کی جرأت آپ کے افعال نے دلائی''۔ (ایضاً ص ۱۰۶)

(xiii) ''آپ نے دیکھ لیا کہ ایک ٹھوکر آپ کو وہ وقار تحمل سے کس طرح پھینک دیتی ہے مگر میں ٹھوکر پر ٹھوکر لگانا نہیں چاہتا''

(ایضاً ص ۱۰۶)

(xiv) ''آپ معاصی پر اقراری شرک کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے''

(ایضاً ص ۱۰۶)

(xv) ''آپ کو خود آپ ہی کی تحریر سے افترا پردازی اور بہتان بندی معلوم ہو جائے گی پھر دیکھا جائے گا کہ آپ لائق خطاب رہتے ہیں یا رہتے بھی نہیں ہیں۔ افسوس ہے کہ آپ کی سمجھ اس قدر قاصر ہے کہ جملہ امور کا جواب دے دیا جاتا ہے وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آتا ہے''۔

(ایضاً ص ۱۰۷)

(xvi) ''یزید پلید بھی عقل کا اندھا نہ تھا جو آپ کے کہنے میں آجاتا آپ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ کیا الزام ہے اپنی عبارت بھی یاد نہیں کہ کیا لکھا ہے اور خلقت کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔''

(ایضاً ص ۱۰۷)

(xvii) ''یہ آپ ہی کا گستاخانہ انداز ہے''

(ایضاً ص ۱۰۷)

(xviii) ''کیا ہوا اگر آپ سے آپ کے تلامذہ بڑھ گئے۔ آپ کے ایسے معلم کیلئے ایسا ہی ہوتا ہے مگر دروغ گو را حافظہ نباشد''۔

(ایضاً ص ۱۰۷)

(xix) ''آپ بھی غصہ میں نہ آیئے تو مناسب ہے شاید چند روز بعد آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اگر غصہ آگیا تو ہمیشہ کیلئے جہالت میں بسر ہو گی''۔

(ایضاً ص ۱۰۷)

(xx) ''آپ باور کیجئے کہ آپ کے ایرادت و اعتراضات اصحو کہ اطفال ہیں کوئی بڑی

بات نہیں کہ ان کی رد کردی جاوے یہ حماقت ہے کہ بدون آپ کو تانجانہ پہنچائے اور چوٹی سے گرائے ان کی طرف توجہ کی جاوے''۔

(ایضاص ۱۰۷)

(xxi) اس وقت آپ کی چھچھوندر نظروں میں آسکتی ہے ابھی تو اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے۔''

(ایضاص ۱۰۷)

(xxii) ''مخلوق آپ سے بہت بدظن ہیں وہ آپ کے نظروں میں نہیں آئے گی سب آپ کے الجھاؤ ڈالنے کی ترکیب سے آگاہ ہیں''۔

(ایضاص ۱۰۸)

(xxiii) ''آپ سمجھتے ہیں میں بڑا کام کرتا ہوں۔ جناب اپنے کو آیت مذکورہ کا مصداق نہ بنائیں **یحسبون انھم یحسنون** بندہ آپ کی ھفوات واہیات سے تعرض نہیں کریگا''۔

(ایضاص ۱۰۸)

(xxiv) ''اعلیٰ حضرت والا منقبت علیہ ماعلیہ آپ کی فحاشی دیدہ وہنی کذب و بہتان میں مقابلہ نہیں کہ سکتا میں آپ کے فقرہ میں نہیں آیا آپ چاہتے ہیں کہ مجھے تو تو میں میں الجھادیں کام کی بات سے دور بہکادیں اپنے حکام کو خوش کریں تو یہ ناممکن ہے آپ دوسروں کو کیا نصیحت کیجئے گا۔ اپنے گریبان میں مونھ ڈالئے آئندہ سے اگر کام کی بات نہ ہوئی فضولیات کا جواب نہیں دیا جائے گا''۔

(ایضاص ۱۰۸)

قارئین کرام! یہ ہے بریلوی عالم مولوی عبدالباری فرنگی محلی کا اعلیٰ حضرت کے بارے میں خیال۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بڑی تفصیل سے کیا ہے۔ اپنے روحانی پیشوا مولوی احمد رضا خان صاحب کے بارے میں جن خصوصیات کی اطلاع دے رہے ہیں اس سے مولوی احمد رضا خان صاحب کی اپنے حلقے میں اہمیت بھی بخوبی معلوم ہو جاتی ہے۔

(xxv) اور دیکھیے جب مولوی احمد رضا خان صاحب نے مولوی عبدالباری فرنگی محلی کو مشورہ دیا کہ:

''جمعیۃ العلما کی مستقل صدارت وہابیہ کسی دیوبندی کو دینا چاہتے ہیں۔
یہ اسلام پر اور بھی اشد ہوگا مولوی عبدالباری صاحب خود کیوں نہیں اس
کے مستقل صدر ہوئے کہ یہ نسبت وہابیہ پھر ہم سے قریب ہونگے۔''

(الطاری الداری حصہ اول ص۱۱)

تو جواب میں مولوی عبدالباری فرنگی محلی صاحب نے جو طمانچہ مولوی احمد رضا خان صاحب کے منہ پر مارا اس کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

''تیسری یہ کہ جناب نے باوجود کافر سمجھنے میرے کے فتوے میرے
واسطے جمعیت علمائے کرام کا صدر بنانے کا دیا ہے تو نہ معلوم یہ کونسی
شریعت کا فتوی ہے کہ باوجود کافر اور منافق اور فاسق جاننے کے مجھ
کو صدر علمائے کرام کا بنایا جاوے''

(الطاری الداری حصہ اول ص۱۳)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انتقال پر ملال

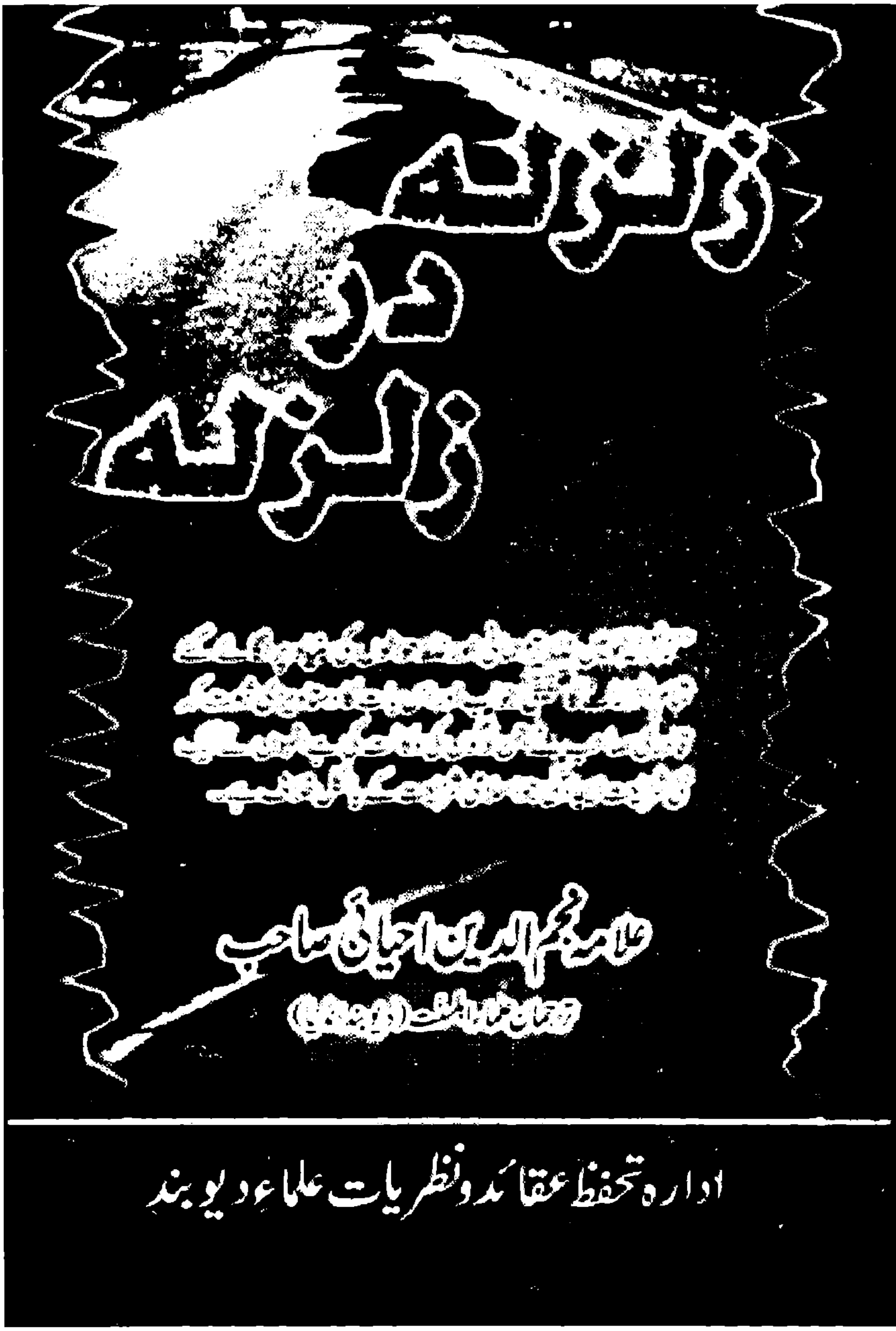
محترم مولانا عدنان صاحب کی والدہ وفات پاگئی ہیں

انا للہ و انا الیہ راجعون

قارئین سے مرحومہ کیلئے بلندی درجات کی دعاؤں کی درخواست ہے

دعا کی اپیل

مولانا حماد صاحب کار ایکسیڈنٹ میں شدید زخمی ہوگئے ہیں قارئین سے مولانا کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے


زلزلہ در زلزلہ
ادارہ تحفظ عقائد ونظریات علماء دیوبند